سرکاری رپورٹ

صوبائی اسمبلی پنجاب

مباحثات2015

بدھ،24۔جون2015

(یوم الاربعاء،6۔رمضان المبارک1436ھ)

سولھویں اسمبلی:پندرھواں اجلاس

جلد15:شمارہ 11

827

ایجنڈا

برائے اجلاس صوبائی اسمبلی پنجاب

منعقدہ24۔جون2015

تلاوت قرآن پاک و ترجمہ اور نعت رسول مقبولﷺ

سرکاری کارروائی

(اے) مسودات قانون مالیات پر غور وخوض اور ان کی منظوری

1۔ مسودہ قانون مالیات پنجاب2015(مسودہ قانون نمبر33بابت2014)

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ مسودہ قانون مالیات پنجاب2015، جیسا کہ اسے ایوان میں پیش کیا گیا، فی الفور زیر غور لایا جائے۔

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ مسودہ قانون مالیات پنجاب2015منظور کیا جائے۔

2۔ مسودہ قانون انفراسٹرکچر ڈویلپمنٹ سیس پنجاب2015(مسودہ قانون نمبر34بابت2014)

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ مسودہ قانون انفراسٹرکچر ڈویلپمنٹ سیس پنجاب2015، جیسا کہ اسے ایوان میں پیش کیا گیا، فی الفور زیر غور لایا جائے۔

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ مسودہ قانون انفراسٹرکچر ڈویلپمنٹ سیس پنجاب2015منظور کیا جائے۔

(بی) منظور شدہ اخراجات کا گوشوارہ ایوان کی میز پر رکھنا

منظور شدہ اخراجات برائے سال2016-2015کا گوشوارہ ایوان کی میز پر رکھنا

ایک وزیر منظور شدہ اخراجات برائے سال2016-2015کا گوشوارہ ایوان کی میز پر رکھیں گے۔

(سی) مسودات قانون پر غور وخوض اور ان کی منظوری

1۔ مسودہ قانون (ترمیم) صوبائی موٹر گاڑیاں2015(مسودہ قانون نمبر23بابت2015)

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ مسودہ قانون (ترمیم) صوبائی موٹر گاڑیاں 2015، جیسا کہ سٹینڈنگ کمیٹی برائے ٹرانسپورٹ نے اس کے بارے میں سفارش کی ہے، فوری طور پر زیر غور لایا جائے۔

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ مسودہ قانون (ترمیم) صوبائی موٹر گاڑیاں 2015 منظور کیا جائے۔

828

2۔ مسودہ قانون(ترمیم)اسٹامپ2015(مسودہ قانون نمبر27بابت2015)

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ مسودہ قانون(ترمیم)اسٹامپ 2015، جیسا کہ سٹینڈنگ کمیٹی برائے ریونیو، ریلیف واشتمال نے اس کے بارے میں سفارش کی ہے، فوری طور پر زیر غور لایا جائے۔

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ مسودہ قانون(ترمیم)اسٹامپ2015منظور کیا جائے۔

3۔ مسودہ قانون ماس ٹرانزٹ اتھارٹی پنجاب2015(مسودہ قانون نمبر22بابت2015)

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ مسودہ قانون ماس ٹرانزٹ اتھارٹی پنجاب2015، جیسا کہ سٹینڈنگ کمیٹی برائے ٹرانسپورٹ نے اس کے بارے میں سفارش کی ہے، فوری طور پر زیر غور لایا جائے۔

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ مسودہ قانون ماس ٹرانزٹ اتھارٹی پنجاب2015منظور کیا جائے۔

4۔ مسودہ قانون(ترمیم)غازی یونیورسٹی، ڈیرہ غازی خان2015(مسودہ قانون نمبر24بابت2015)

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ مسودہ قانون(ترمیم)غازی یونیورسٹی، ڈیرہ غازی خان2015، جیسا کہ سٹینڈنگ کمیٹی برائے تعلیم نے اس کے بارے میں سفارش کی ہے، فوری طور پر زیر غور لایا جائے۔

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ مسودہ قانون(ترمیم)غازی یونیورسٹی، ڈیرہ غازی خان2015 منظور کیا جائے۔

آئین کے آرٹیکل128(2)(اے)کے تحت قراردادیں

1۔ قواعد انضباط کار صوبائی اسمبلی پنجاب1997کے قاعدہ127کے تحت تحریک

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے آرڈیننس(ترمیم)صوبائی موٹر گاڑیاں پنجاب2015کی مدت میں توسیع کے لئے آئین کے آرٹیکل128(2)(اے)کے تحت قرارداد پیش کرنے کی اجازت دی جائے۔

ایک وزیر درج ذیل قرارداد پیش کریں گے:

قرارداد

"صوبائی اسمبلی پنجاب 16۔اپریل 2015کو متداول کئے گئے آرڈیننس(ترمیم) صوبائی موٹر گاڑیاں2015(12بابت2015)کی مدت میں15۔جولائی2015 سے مزید نوے دن کی توسیع کرتی ہے۔"

2۔ قواعد انضباط کار صوبائی اسمبلی پنجاب1997کے قاعدہ127کے تحت تحریک

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے آرڈیننس ماس ٹرانزٹ اتھارٹی پنجاب2015کی مدت میں توسیع کے لئے آئین کے آرٹیکل128(2)(اے)کے تحت قرارداد پیش کرنے کی اجازت دی جائے۔

829

ایک وزیر درج ذیل قرارداد پیش کریں گے:

قرارداد

"صوبائی اسمبلی پنجاب 12۔ مئی2015 کو متداول کئے گئے آرڈیننس ماس ٹرانزٹ اتھارٹی پنجاب2015(13 بابت2015) کی مدت میں 10۔اگست2015 سے مزید نوے دن کی توسیع کرتی ہے۔"

3۔ قواعد انضباط کار صوبائی اسمبلی پنجاب1997 کے قاعدہ127 کے تحت تحریک

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے آرڈیننس (ترمیم) غازی یونیورسٹی، ڈیرہ غازی خان2015 کی مدت میں توسیع کے لئے آئین کے آرٹیکل128(2)(اے) کے تحت قرارداد پیش کرنے کی اجازت دی جائے۔

ایک وزیر درج ذیل قرارداد پیش کریں گے:

قرارداد

"صوبائی اسمبلی پنجاب 12۔ مئی2015 کو متداول کئے گئے آرڈیننس (ترمیم) غازی یونیورسٹی، ڈیرہ غازی خان2015(14 بابت2015) کی مدت میں10۔اگست2015 سے مزید نوے دن کی توسیع کرتی ہے۔"

831

صوبائی اسمبلی پنجاب

سولھویں اسمبلی کا پندرھواں اجلاس

بدھ، 24۔ جون2015

(یوم الاربعاء، 6۔ رمضان المبارک1436ھ)

صوبائی اسمبلی پنجاب کا اجلاس اسمبلی چیمبرز، لاہور میں صبح 11 بج کر40منٹ پر زیر صدارت جناب سپیکر رانا محمد اقبال خان منعقد ہوا۔

تلاوت قرآن پاک و ترجمہ قاری عبدالغفار شاکر نے پیش کیا۔

اعوذ باللہ من الشیطٰن الرجیمo

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِo

اِنَّاۤ اَنۡزَلۡنٰہُ فِیۡ لَیۡلَۃِ الۡقَدۡرِ ﴿۱﴾ وَ مَاۤ اَدۡرٰىکَ مَا لَیۡلَۃُ الۡقَدۡرِ ﴿۲﴾
لَیۡلَۃُ الۡقَدۡرِ ۬ۙ خَیۡرٌ مِّنۡ اَلۡفِ شَہۡرٍ ﴿۳﴾ تَنَزَّلُ الۡمَلٰٓئِکَۃُ وَ الرُّوۡحُ
فِیۡہَا بِاِذۡنِ رَبِّہِمۡ ۚ مِنۡ کُلِّ اَمۡرٍ ﴿۴﴾ سَلٰمٌ ۟ہِیَ حَتّٰی مَطۡلَعِ الۡفَجۡرِ ﴿۵﴾

سورة القدر آیات1 تا 5

ہم نے اس (قرآن) کو شب قدر میں نازل (کرنا شروع) کیا(1)اور تمہیں کیا معلوم کہ شب قدر کیا ہے؟(2) شب قدر ہزار مہینے سے بہتر ہے (3)اس میں روح (الامین)اور فرشتے ہر کام کے (انتظام کے) لئے اپنے پروردگار کے حکم سے اترتے ہیں(4)یہ (رات)طلوع صبح تک (امان اور) سلامتی ہے(5)

وماعلینا الاالبلاغo

نعت رسول مقبول ﷺ جناب عابد رؤف قادری نے پیش کی۔

نعت رسول مقبول ﷺ

در نبی پر پڑا رہوں گا پڑے ہی رہنے سے کام ہو گا
کبھی تو قسمت کھلے گی میری کبھی تو میرا سلام ہو گا
خلاف معشوق کچھ ہوا ہے نہ کوئی عاشق سے کام ہو گا
خدا بھی ہو گا ادھر ہی اے دل جدھر وہ عالی مقام ہو گا
اسی توقع پہ جی رہا ہوں یہی تمنا جلا رہی ہے
نگاہ لطف و کرم نہ ہو گی تو مجھ کو جینا حرام ہو گا
جو دل سے ہے مائل پیمبر یہ اس کی پہچان ہے مقرر
کہ ہر دم اس بے نوا کے لب پر درود ہو گا سلام ہو گا

جناب سپیکر:بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ تحریک استحقاق نہیں ہے تو اب ہم سرکاری کارروائی شروع کرتے ہیں۔

پوائنٹ آف آرڈر

قائد حزب اختلاف (میاں محمود الرشید): جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی، حضرت پوائنٹ آف آرڈر پر فرمالیں۔ میرے خیال میں بہتر بات تو یہی ہے کہ میرے بولنے سے پہلے آپ ہی بول لیا کریں، while I am speaking آپ اسی دوران پوائنٹ آف آرڈر لیتے ہیں which is not good for the honourable members.

قائد حزب اختلاف (میاں محمود الرشید): جناب سپیکر! میں نے پرسوں قرارداد جمع کرائی تھی۔۔۔

جناب سپیکر: کس کی؟

صوبہ میں ہونے والی لوڈشیڈنگ کے متعلق قرارداد کو take up کرنے کا مطالبہ

قائد حزب اختلاف (میاں محمود الرشید): جناب سپیکر! اس وقت جو بدترین لوڈشیڈنگ ہو رہی ہے جس کی وجہ سے اب اموات سینکڑوں میں نہیں بلکہ ہزاروں تک پہنچ چکی ہیں۔ اس بارے میں مذمتی قرارداد تھی اور ان کے ساتھ اظہار ہمدردی کے لئے تھی۔ آپ نے فرمایا تھا کہ لاء منسٹر نہیں ہیں وہ آجاتے ہیں تو پھر اس کو take up کریں گے۔ میری آپ سے گزارش ہے کہ پورے ملک میں کہرام مچا ہوا ہے اور یہ پاکستان کی تاریخ کا بدترین سانحہ ہے کہ گرمی کی وجہ سے ہزاروں لوگ مر گئے ہیں۔ دنیا میں کسی جگہ ایسا نہیں ہوا جو یہاں پاکستان کے اندر ہو گیا ہے اس لئے ہماری پنجاب اسمبلی کے ایوان کا بڑا concern ہے۔ میں یہ سمجھتا ہوں کہ جو قرارداد میں نے جمع کروائی ہے اسے take up کیا جائے اور منظور کیا جائے۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): جناب سپیکر! مجھے قائد حزب اختلاف کی طرف سے جمع کروائی گئی قرارداد ملی ہے اور میں اس میں ترمیم move کر رہا ہوں۔ سرکاری کارروائی کے بعد قائد حزب اختلاف یہ قرارداد پیش کریں۔ حزب اختلاف اور حزب اقتدار سے تعلق رکھنے والے جو معزز ممبران اس پر بات کرنا چاہتے ہیں وہ بالکل کریں۔ ہم اس قرارداد پر بات کریں گے، اس صورتحال کو

faceکریں گے اور جو حقائق ہیں ان کو اس معزز ایوان کے ذریعے پورے ملک کی عوام کے سامنے رکھنا چاہیں گے۔ میں بالکلcommittedہوں کہ سرکاری کارروائی کے بعد قائد حزب اختلاف یہ قرارداد پیش کریں۔ ہم اس میں اپنی ترمیمmoveکریں گے اور اس کے بعد اس پرdiscussionہو جائے گی۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! جو معاملہ میاں محمود الرشید صاحب نے اُٹھایا یہ بہت ہی اہم ہے۔ مسلسل لاشیں گر رہی ہیں جبکہ ذمہ داری ایک دوسرے کے اُوپرshiftکی جا رہی ہے۔ انتہائیpoor governanceہے بلکہ میں یہ کہوں گا کہgovernanceکا تو وجود ہی نظر نہیں آتا۔ صوبہ سندھ بھی ہمارے ملک کا حصہ ہے اور ہمارے بھائی بند شہری وہاں پر ہلاک ہو رہے ہیں تو ہمیں اس حوالے سے ہر طرح سےpressure developکرنا چاہئے تاکہ وہاں پر حالات بہتر ہو سکیں۔ میں یہ بھی تجویز کروں گا کہ اس مقدس ایوان کے معزز ممبران مرحومین کے لئے غائبانہ نماز جنازہ ادا کریں۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): جناب سپیکر! قرارداد کے اُوپر بحث کے بعد بالکل غائبانہ نماز جنازہ ادا کی جائے۔ میں ڈاکٹر سید وسیم اختر صاحب سے کہوں گا کہ وہ امامت کرائیں ہم ان کی امامت میں نماز جنازہ پڑھنے کو تیار ہیں۔ اسی طرح ان کو جوpoor governanceنظر آتی ہے یا بالکل ہیgovernanceنظر نہیں آ رہی تو جب قرارداد پرdiscussionہو گی تو ہم پوری کوشش کریں گے کہ ان کو وہgovernanceنظر آ جائے۔

جناب سپیکر: جی، مہربانی۔

راجہ راشد حفیظ: جناب سپیکر! آپ نے فرمایا کہ آج کوئی تحریک استحقاق نہیں ہے۔ میں نے ایک تحریک استحقاق جمع کروائی ہوئی ہے تو گزارش کروں گا کہ اسےout of turn take upکر لیا جائے۔

جناب سپیکر: میرے بھائی! ابھی تک آپ کی تحریک استحقاق میرے پاس نہیں آئی۔ جب آئے گی تو پھر میں بتاؤں گا۔ تشریف رکھیں۔

سرکاری کارروائی

مسودات قانون

(جوزیر غور لائے گئے)

جناب سپیکر: اب سرکاری کارروائی شروع کرتے ہیں۔ آج کے ایجنڈے پر حسب ذیل کارروائی ہے:

(a) Consideration and Passage of Finance Bill.

(b) Laying of the Schedule of Authorized Expenditures.

(c) Consideration and Passage of Bills.

مسودہ قانون مالیات پنجاب 2015

MR SPEAKER: Now, we take up The Punjab Finance Bill 2015. Minister for Finance may move the motion for consideration of the Bill.

MINISTER FOR FINANCE (Dr Ayesha Ghaus Pasha): Sir, I move:

"That the Punjab Finance Bill 2015 as introduced be taken in to consideration at one."

LEADER OF OPPOSITION (Mian Mehmood-ur-Rasheed): Mr Speaker! I oppose it.

جناب سپیکر: میاں صاحب! آپ اس stage پر oppose نہیں کر سکتے۔ ابھی تشریف رکھیں پہلے مجھے بولنے دیں۔

The motion moved is:

"That the Punjab Finance Bill 2015 as introduced be taken in to consideration at one."

LEADER OF OPPOSITION (Mian Mehmood-ur-Rasheed): Mr Speaker! I oppose it.

جناب سپیکر: قائد حزب اختلاف نے اس کو oppose کیا ہے۔ میاں صاحب! آپ نے اس کو oppose تو کر دیا اور میں آپ کا یہ حق نہیں چھین سکتا لیکن آپ نے اس بل میں کوئی ترمیم نہیں دی۔

معزز ممبر: شیم، شیم۔

MR SPEAKER: Don’t say like this. Who said this word? Take it back.

قائد حزب اختلاف (میاں محمود الرشید): جناب سپیکر! میں Rules of Procedure of the Provincial Assembly of the Punjab,1997 کے rule-98 کی جانب آپ کی توجہ مبذول کرانا چاہتا ہوں۔ اس میں لکھا ہے کہ:

98. Discussion of Principles of Bills.-(1) On the day on which any of the motions referred to in rule 96 is made, or on any subsequent day to which discussion thereof is postponed, the principles of the Bill and its general provisions may be discussed,…

جناب سپیکر: ٹھیک ہے۔ آپ اس میں general discussion کر سکتے ہیں۔ جی، بات کریں۔

قائد حزب اختلاف (میاں محمود الرشید): جناب سپیکر! بہت شکریہ۔ بجٹ عام آدمی کو relief دینے کے لئے ہوتا ہے۔ یہ پورے سال کی آمدن اور اخراجات کا تخمینہ ہوتا ہے۔ یہ بجٹ اس ایوان کے سامنے رکھا جاتا ہے تاکہ منتخب نمائندے اس کی approval دیں۔ ہماری حکومت ہمیشہ عوام کو relief دینے کا کہتی ہے۔ یہ حکومت good governance، انصاف کی فراہمی، روزگار کی فراہمی، جان و مال کے تحفظ، غریبوں کی مشکلات اور دُکھوں کو دُور کرنے کی بات کرتی ہے لیکن مجھے افسوس کے ساتھ یہ کہنا پڑتا ہے کہ اس فنانس بل کے اندر اس بات کی غمازی کہیں نظر نہیں آتی۔ صحیح معنوں میں یہ فنانس بل غریبوں کی خواہشات کو کچلنے والا ہے۔ اس کے اندر جو taxes لگائے گئے ہیں وہ پنجاب کی governance کے بارے میں ایک مضحکہ خیز صورتحال پیش کرتے ہیں۔ اس فنانس بل کے ذریعے عام لوگوں، مزدوروں، کسانوں، غریبوں کی خواہشات، ان کے جذبات اور احساسات کا خون کیا گیا ہے۔

جناب سپیکر! اس فنانس بل کے ذریعے Transportation of goods پر 16 فیصد ٹیکس لگا دیا گیا ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ یہ انتہائی افسوسناک بات ہے۔ آپ ایک طرف کہتے ہیں کہ ہم پورے پنجاب میں سڑکوں کا جال بچھا رہے ہیں اور اس کے لئے بجٹ میں 52۔ارب روپے مختص کئے گئے جبکہ دوسری طرف آپ goods، اجناس اور اشیاء کی transportation پر 16 فیصد tax لگا رہے ہیں۔ اس کا براہ راست اثر عوام پر پڑے گا اور میں سمجھتا ہوں کہ اس سے مہنگائی کا طوفان آئے گا۔ اس فنانس بل کی وجہ سے عام آدمی کو relief دینے کے تمام دعوے ہوا میں اُڑ جائیں گے۔ حکومت کے ایسے سارے دعوے غلط ثابت ہوں گے۔ اسی طرح Chartered or Cost

corporate law consultantsپر اور Accountants کی services مہیا کرنے والی کمپنیوں پر بھی آپ نے 16 فیصد sales tax لگا دیا ہے۔کیا یہ tax وہ اپنی جیب سے دیں گے ؟ قطعاً نہیں، یہ ٹیکس بھی عام آدمی پر shift ہو جائے گا۔ہم لوگوں کو انصاف کی فراہمی کی بات کرتے ہیں۔ایک عام آدمی پہلے تو اس تصور سے کانپ جاتا ہے کہ اس نے کسی عدالت یا ادارے میں جانا ہے اور کسی وکیل کو engage کرنا ہے۔اس کی جیب اس بات کی اجازت نہیں دیتی کہ وہ ہزاروں روپے فیس دے کر اپنے case کو pursue کرنے کے لئے کسی وکیل کو engage کرے۔اس فنانس بل کے ذریعے آپ نے 16 فیصد مزید ٹیکس ان کی practice اور آمدن پر لگا دیا ہے۔یہ ٹیکس براہ راست عام آدمی جو کہ انصاف کا متلاشی ہے، جو اپنے حقوق و مسائل کے لئے کچہریوں، عدالتوں اور مختلف جگہوں پر دھکے کھاتا پھرتا ہے اس پر shift ہو جائے گا۔یہ تو انصاف کے دروازے بند کرنے والی بات ہے اور یہ ٹیکس انتہائی ظالمانہ ہے۔یہ کسی طور پر بھی ان کمپنیوں اور وکلاء پر نہیں بلکہ یہ ٹیکس براہ راست اُن عوام پر ہے جو مسائل کا شکار ہیں، جو انصاف کے متلاشی ہیں، جنہیں انصاف نہیں ملتا، جو عدالت کا دروازہ مجبوری کے عالم میں کھٹکھٹاتے ہیں یہ ٹیکس اُن کی جیبوں سے براہ راست نکالا جائے گا للذا یہ انتہائی ظالمانہ اور انتہائی مضحکہ خیز ٹیکس ہے۔

جناب سپیکر! یہ بل air travelling پر منظور کروایا جا رہا ہے کہ کوئی بھی بندہ جو اِدھر سے دنیا کے کسی حصہ میں سفر کرے گا اُس کو 1500 روپے سے لے کر 10 ہزار روپے تک ٹیکس ادا کرنا پڑے گا۔ کسی صوبہ نے یہ ٹیکس نہیں لگایا اور یہ مضحکہ خیز قسم کا ٹیکس ہے اس کو implement کس طرح سے کریں گے ؟ کیونکہ یہ federal subject ہے تو اس ٹیکس کا الزام provincial government پر آنا ایک انتہائی شرمناک بات ہے۔اب لوگ اسلام آباد سے ٹکٹ کٹوائیں گے یہاں سے فون کال کریں گے، mail کریں گے تو وہاں سے ٹکٹ بن جائے گا۔ہماری پنجاب حکومت کوئی بھی کام کرنے کے بعد سوچتی ہے۔آج آپ بڑی گاڑیاں دیکھ لیں 10 لینڈ کروزر یا مرسیڈیز میں سے 9 گاڑیاں اسلام آباد کی رجسٹرڈ ہوں گی، کیوں؟ اس لئے کہ یہاں پر آپ نے اتنے بھاری ٹیکس لگا دیئے ہیں کہ لوگ اسلام آباد کا رُخ کرنے کے لئے مجبور ہیں اور وہاں سے گاڑیاں رجسٹرڈ کرواتے ہیں اور اس مد میں اضافہ کی بجائے آپ کی income کم ہو جائے گی اس لئے میں یہ سمجھتا ہوں کہ یہ غلط ٹیکس ہے اس سے اخراجات کے اندر فی ٹکٹ 5 ہزار روپیہ اضافہ ہو جائے گا اور لوگ مجبوراً اسلام آباد سے اپنی ٹکٹیں کروایا کریں گے۔

جناب سپیکر! پہلے پراپرٹی کی 10 لاکھ روپیہ تک کی sales and purchase پر CVT پر exemption تھی۔حکمران غریب کو relief دینے، سہولیات اور لوگوں کی زندگی کو آسان کرنے کی

بہت باتیں کرتے ہیں لیکن یہ قابل شرم بات ہے کہ اس limit کو 10 لاکھ سے بڑھا کر 15 یا 20 لاکھ تک کرنے کی بجائے آپ نے اس exemption کو ختم کر دیا ہے۔ یہ اُن غریبوں پر انتہائی ظلم ہے جو اپنی 10/15 لاکھ روپیہ کی جائیداد کسی مجبوری یا ضرورت کی صورت میں بیچنا چاہتا ہے آپ نے اُس پر بھی شکنجا کس دیا ہے۔ میں یہ سمجھتا ہوں کہ مجموعی طور پر یہ جتنے taxes لگے ہیں یہ عوام کے لئے زہر قاتل ہیں۔

جناب سپیکر! حکمرانوں کو چاہئے تھا کہ وہ اپنے اخراجات کم کرتے۔ چیف منسٹر سیکرٹریٹ کا خرچہ پچھلے سال 22 کروڑ روپیہ تھا اور اب انہوں نے 34 کروڑ روپیہ سے زائد خرچہ رکھ لیا ہے یعنی انہوں نے اپنے اخراجات میں 50 فیصد اضافہ کر دیا ہے۔ یہ اپنے اُس خرچہ کو کم کر کے 22 کروڑ روپیہ کی بجائے 15 کروڑ روپیہ کرتے۔ آپ غریب عوام کی جیبوں سے پیسا نکال کر اپنے اخراجات کو 22 کروڑ روپیہ سے 34 کروڑ روپیہ تک لے جاتے ہیں اور دوسری طرف آپ غریبوں پر ٹیکس کی چھوٹی سی exemption کو بھی گوارا نہیں کرتے تو پھر میں سمجھتا ہوں کہ یہ فنانس بل عوام کو مجموعی طور پر relief دینے کی بجائے عوام کی مشکلات میں اضافہ کرے گا اور حکومت کے good governance اور عام آدمی کی زندگی میں بہتری لانے کے تمام دعوے فراڈ ثابت ہوں گے اس لئے میں یہ سمجھتا ہوں کہ یہ فنانس بل جس کے اندر taxes propose کئے گئے ہیں یہ انتہائی ظالمانہ ہے میں اس کو مسترد کرتا ہوں۔

میاں محمد اسلم اقبال: جناب سپیکر! فنانس بل 2015 کے تحت حکومت نے معصوم عوام کے اوپر ظالمانہ اور قاتلانہ ٹیکس لگانے کی کوشش کی ہے اُس کے بارے میں چند گزارشات آپ کے سامنے رکھوں گا۔ گزارش یہ ہے کہ حکومتیں عوام کی فلاح و بہبود کے لئے ٹیکس لگاتی ہیں اور مہذب معاشروں کی اسمبلیوں کے اندر ٹیکس پاس ہوتے ہیں اور اُس کے مطابق وہ ٹیکس عوام کی غربت اور تکالیف کو دور کرنے کے لئے استعمال کئے جاتے ہیں تاکہ عوام کا پیسا عوام پر لگا دیا جائے۔ پھر ایک معیار یہ بھی ہوتا ہے کہ جب حکومت اُس ٹیکس کو عوام کی ترقی اور بہبود کے لئے استعمال کرتی ہے تو وہ اسمبلی کے بنائے ہوئے mechanism کے مطابق چلتی ہے تاکہ ٹیکس خرچ کے معیار کو اُس ملک کے احتساب کرنے والے ادارے جانچ سکیں۔ جو ٹیکس استعمال ہو رہا ہوتا ہے وہ ملک کے احتساب کرنے والے اداروں کے معیار پر پورا نہیں اُترتا تو ہم "کرپشن" کا لفظ استعمال کرتے ہیں۔ ہم کہتے ہیں کہ آپ نے عوام سے public money اکٹھی کر کے اُس کو عوام پر اچھے انداز میں استعمال نہیں کر سکے تو اُس کی ایک واضح مثال آڈیٹر جنرل آف پاکستان کی

ایک رپورٹ سے ہمیں ملتی ہے۔ اُن رپورٹس کے اندر کیا ہے؟ آپ عوام سے جو ٹیکس اکٹھا کر رہے ہیں آپ اُس ٹیکس کو properطریقہ سے استعمال نہیں کر سکے، آپ کے ادارے اُن کا آڈٹ کرنے میں بُری طرح ناکام ہو گئے ہیں یعنی آپ کے ادارے کا متعلقہ افسر جو وہاں پر بیٹھا ہوا تھا اُس نے آنکھیں بند کر لیں اور اُس پر جو Chief Executive of the Province بیٹھا ہوا تھا اُس نے بھی آنکھیں بند کر لیں۔

جناب سپیکر! یہاں پر نہ صرف عوام پر بے تحاشا ٹیکس لگایا جا رہا ہے بلکہ میں یہ سمجھتا ہوں کہ اُن اداروں کو بھی مفلوج کر دیا گیا جو کبھی ان سے پوچھ سکتے تھے۔ آپ نے فنانس بل پیش کر دیا بہت اچھی بات ہے اس پر debate کرتے ہیں، سارے اس پر بولیں گے لیکن آپ نے جو ٹیکس اکٹھا کیا ہے اُس کا جواب کون دے گا؟ آپ عوام سے اس بل کے ذریعہ سے جو tax money اکٹھا کریں گے اُس سے ملک کے اندر بے تحاشا کمپنیاں بنا کر اُن کا پیٹ پالیں گے۔ پچھلے دس سال سے اربوں کھربوں روپیہ ڈسٹرکٹ گورنمنٹ کو دیا گیا لیکن ان کا آڈٹ ہی نہیں ہوا۔ اس کا کوئی سلسلہ ہی نہیں ہے، کہیں ان کا آڈٹ نہیں آ رہا ہے، پبلک اکاؤنٹ کمیٹی کے اندر آ رہا ہے اور نہ ہی کسی اور جگہ پر آ رہا ہے۔ آپ نے جب عوام کے ساتھ یہی سلوک کرنا ہے اور ان کو ذبح ہی کرنا ہے تو سیدھی چھری سے کر لیں الٹی سے کیوں کر رہے ہیں؟

جناب سپیکر! آپ لوگوں نے ہمیشہ یہاں آپ سے مراد حکومت ہے اور حکومت نے ہمیشہ یہی کوشش کی ہے کہ عوام کو کند چھری سے ذبح کرے نہیں تو ویسے ہی ہم گولیوں سے کر لیتے ہیں یہ بھی ایک ذبح کرنے کا طریقہ ہے۔

جناب سپیکر! میں tax collection کے حوالے سے بات کر رہا تھا۔ آپ کا تمام شہروں، اضلاع، تحصیلوں اور ٹاؤنز میں ڈسٹرکٹ گورنمنٹ کا ایک سسٹم ہے۔ میں لاہور شہر کی مثال دوں گا کہ آپ نے لاہور شہر کو ایل ڈی اے کے ہاتھوں یرغمال بنا دیا ہے۔ یہاں ٹیکس کیسے اکٹھا ہو رہا ہے؟ ٹیکس اکٹھا کرنے کا جو اختیار ڈسٹرکٹ گورنمنٹ کا تھا لیکن اب چھوٹی چھوٹی دکانوں اور کھوکھوں تک بھی ایل ڈی اے آ پہنچا ہے۔ وہ اپنی ساری properties تو ماشاء اللہ بیچ ہی رہا ہے۔ وہاں پر کرپشن کا بازار کھلا ہوا ہے۔ وہاں پر صبح فائل کا rate کھلتا ہے اور شام کو بند ہوتا ہے اور وزیر اعلیٰ کی اسے ایک کال آتی ہے کہ آپ سے کسی نے زیادہ پیسے تو نہیں لئے تو آگے سے جواب ہوتا ہے کہ زیادہ نہیں لئے لیکن اپنے ضرور لئے ہیں۔

جناب سپیکر: آپ نے کیا کہا ہے؟

میاں محمد اسلم اقبال: جناب سپیکر! میں مزید وضاحت کر دیتا ہوں۔ وزیر اعلیٰ کی ایک ریکارڈڈ کال آتی ہے کہ جب کوئی آدمی کسی بھی محکمہ میں اپنی فائل کی transfer posting کے لئے جاتا ہے تو فون آتا ہے کہ کیا آپ کو یہاں پر کوئی تکلیف تو نہیں ہوئی، کیا آپ سے کسی نے زیادہ پیسے تو نہیں لئے؟ آگے سے ہم جیسے بندے جواب دیتے ہیں کہ زیادہ نہیں لئے لیکن اپنا حصہ ضرور لیا ہے۔ اب کیا ایل ڈی اے کے اندر فرد یا دوسری چیزیں یا کسی فائل کی transfer posting کے لئے جاتے ہیں تو وہاں پر آپ نے عوام پر جو ٹیکس کا ظالمانہ نظام رکھا ہوا ہے اس کا کوئی پُرسان حال نہیں ہے۔ آپ ٹیکس ضرور لگائیں لیکن justification بھی دیں کہ آپ عوام کو deliver کیا کر رہے ہیں، آپ اس ٹیکس کی رقم سے کیا کرنے جا رہے ہیں، آپ کے پاس پہلے جو اربوں کھربوں روپیہ موجود ہے اس کا کیا کیا ہے اور آپ نے کیا ریلیف دیا ہے؟ آپ اس ایوان کے ساتھ مذاق کرتے ہیں اور یہ تمام ایم پی ایز کے ساتھ مذاق ہے۔ ہیلتھ یا ایجوکیشن کی مد میں پیسے رکھے جاتے ہیں، آپ کیا کرتے ہیں کہ جب سال کا آخر آتا ہے تو مثال کے طور پر اگر آپ نے دو ہزار ملین رکھا ہے، آپ کو پتا ہے کہ میں استعمال نہیں کر سکتا آپ ساتھ ہی اس کو 1250 ملین کر دیتے ہیں، آپ اس کو ایک دم کم کر دیتے ہیں اور utilization کا شور کرتے ہیں۔ آپ نے جب عوام کے ٹیکس کی رقم کے ساتھ یہ ظلم کرنا ہے۔ 30 سے 35 اور 35 سے 40 فیصد سرکاری ہسپتالوں کے اندر عوام کے ٹیکس کی رقم سے ادویات خریدی جاتی ہیں باقی تمام پیسا ان تک نہیں پہنچتا کیونکہ آپ نے وہ پیسا میٹرو پر لگانا ہے، آپ نے وہ پیسا ترکی بھیجنا ہے، آپ نے وہ پیسا چائنا بھیجنا ہے اور آپ چاہتے ہی نہیں کہ عوام پر پیسا لگے۔ اس غربت کا خاتمہ اسی طرح ہو گا جب غریب آدمی اس ملک میں مر جائے گا۔

جناب سپیکر! آپ ٹیکس پر ٹیکس لگاتے ہیں۔ یہاں پر قائد حزب اختلاف نے یہ کہا کہ پچھلے دنوں آپ نے ایک بھونڈی سکیم چلائی کہ گاڑیوں کی رجسٹریشن پر اتنا ٹیکس ہو گا۔ لوگوں نے کہا کہ ٹھیک ہے آپ بھاڑ میں جائیں ہمیں کیا ہے ہم اسلام آباد جا کر رجسٹریشن کرا لیتے ہیں اور لوگ اسلام آباد گاڑیاں لے گئے اور وہاں سے رجسٹریشن کرا لی۔ یہاں حق کس کا مارا گیا اس غریب عوام کا جس پر تھوڑا بہت پیسا خرچ ہونا تھا۔ آپ اپنی ذاتی انا کی تسکین کے لئے ہر وہ کام کرتے ہیں جس سے غریب آدمی کو press کیا جائے۔

جناب سپیکر: میاں صاحب! Wind up کریں۔

میاں محمد اسلم اقبال: جناب سپیکر! میں اس ٹیکس کی طرف آتا ہوں۔ آپ نے یہاں کہا کہ visa processing services including advisory etc. مجھے آپ یہ بتائیں کہ جو غریبوں کے بچے مارے مارے باہر جانے کے لئے پھر رہے ہوتے ہیں انہیں یہاں پر کوئی موقع نہیں ملتا اور وہ یہاں پر اپنا کوئی کاروبار زندگی نہیں کر سکتے۔ وہ جب اپنے consultant کے پاس جائے گا تو آپ نے اس پر بھی ٹیکس لگا دیا ہے۔ آپ ایک طرف لیپ ٹاپ دے رہے ہیں، آپ کہہ رہے ہیں کہ میٹرک پاس بچے کو لیپ ٹاپ دے دیا جائے اور دوسری طرف جب وہ رو رو کر اور کھپ کر ملک سے باہر جانا چاہتا ہے، ماں کا زیور بیچ کر جانا چاہتا ہے یا کچھ کر کے جانا چاہتا ہے تو آپ اس پر بھی ٹیکس لگا رہے ہیں۔ یہ کون سا نظام لانا چاہ رہے ہیں؟

جناب سپیکر! آپ نے میڈیا کو کنٹرول کرنے کے لئے میڈیا ہاؤسز پر public relation services including communication services پر بھی ٹیکس لگا دیا۔ آپ کیا ثابت کرنا چاہتے ہیں کہ اس ملک کے اندر اگر اللہ تعالیٰ نے آکسیجن بندوں کے لئے free نہ کی ہوتی تو میں سمجھتا ہوں کہ آج آپ کی پنجاب حکومت اس پر بھی ٹیکس لگا دیتی۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر: مہربانی۔ بہت شکریہ

میاں محمد اسلم اقبال: جناب سپیکر! آپ کو ٹیکس کا دائرہ کار بڑھانا چاہئے ہم آپ کے ساتھ ہیں۔ وہ لوگ جو ٹیکس نہیں دیتے انہیں tax net میں لے کر آئیں۔ اپوزیشن آپ کے ساتھ ہے کیونکہ وہ عوام کے لئے استعمال ہو گا لیکن ایک غریب آدمی جو ڈر کے مارے چلا جاتا ہے کہ میں return بھیج دوں آپ نے اس پر بھی 16 فیصد ٹیکس لگا دیا۔ وہ کیا کرے گا اور کہاں سے ٹیکس دے گا؟ لوگوں کی چھوٹی چھوٹی خوشیاں ہیں، آپ نے فوٹو گرافی پر ٹیکس لگا دیا ہے بلکہ اب تو selfie پر بھی کہہ رہے ہیں کہ ٹیکس لگ رہا ہے۔ وزیر اعلیٰ کے سوشل میڈیا پر چل رہا ہے کہ selfie نہ بناؤ اس پر بھی ٹیکس لگ جائے گا۔

جناب سپیکر! گزارش یہ ہے کہ جو غریب لوگ کسی مجبوری کے تحت لاہور سے کراچی، اسلام آباد یا دوسرے شہروں میں بوڑھے والدین یا بچوں سے ملنے جاتے ہیں آپ نے air ticketing پر ٹیکس لگا دیا یعنی امیر آدمی بھی وہ ٹیکس دے اور غریب آدمی بھی وہ ٹیکس دے۔ اس کا کوئی criterion تو ہونا چاہئے۔

جناب سپیکر: بڑی مہربانی۔ وہ آپ کو criterion بتائیں گے۔ جی، ڈاکٹر وسیم اختر صاحب!

ڈاکٹر سید وسیم اختر: بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ جناب سپیکر! جو باتیں میرے دو بھائیوں نے ابھی ایوان کی خدمت کے اندر پیش کی ہیں۔ میں ان کو repeat نہیں کرنا چاہتا۔ میں دو تین avenues پر بات کرنا چاہتا ہوں۔

جناب سپیکر: ڈاکٹر صاحب! کیا آپ ان کی تردید کرنا چاہتے ہیں؟

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! نہیں۔ میں نے کہا ہے کہ انہوں نے جو باتیں کی ہیں میں ان کو second کرتا ہوں لیکن repeat نہیں کرتا تاکہ آپ کا اور ایوان کا وقت ضائع نہ ہو۔ میں دو تین باتیں ایوان کی خدمت میں پیش کرنا چاہتا ہوں۔ میں چاہتا ہوں کہ ہم آئندہ اس کی اصلاح کریں۔ میں یہ بات عرض کرنا چاہتا ہوں کہ جو taxation ہوتی ہے اور اس دفعہ ٹیکسوں میں بہت زیادہ اضافہ کیا گیا ہے۔ یہ ٹیکس بڑے طریقے سے لگایا جاتا ہے اور اس کے نتیجے میں جو exchequer اکٹھا ہوتا ہے۔ اس کے لئے بڑے دعوے ہوتے ہیں کہ یہ پنجاب کے غریبوں کے لئے، صاف پانی کی فراہمی کے لئے، سکولوں میں missing facilities کو دور کرنے کے لئے اور پنجاب میں صحت اور صفائی کی سہولیات کو بہتر کرنے کے لئے استعمال کیا جائے گا۔ حکومت کی طرف سے بہت سے دعوے اس حوالے سے آتے ہیں لیکن میری معلومات ہیں کہ 15-2014 کا جو بجٹ اس ایوان نے پاس کیا تھا۔ اس میں ڈویلپمنٹ بجٹ کے لئے جو کھربوں روپے رکھے گئے تھے یہاں ڈیسک بھی بجائے گئے تھے اور اخبارات میں بڑی سُرخیاں بھی لگی تھیں اس میں سے 30۔اپریل 2015 تک صرف 40 فیصد خرچ ہو سکا تھا۔ 30۔اپریل 2015 کے بعد سارے کے سارے محکمے gear up ہو گئے کہ اب کمائی کا وقت آ گیا ہے تھوڑا وقت ہے اور زیادہ کام کر کے دکھانا ہے۔ اس کے اندر quantity and quality سب bulldoze ہوتی ہے اور assessment یہ ہے کہ کل 25 تاریخ آ جائے گی۔ 25۔جون تک 20 فیصد اور بجٹ پاس ہو گا اور 40 فیصد پچھلا ڈویلپمنٹ بجٹ lapse ہو گا۔ یہ لمحہ فکریہ ہے کہ ہمارے پاس جو رقم پہلے موجود ہے وہ ہم خرچ نہیں کر سکے۔ ہم یہ ٹیکس کیوں لگا رہے ہیں؟ میں منسٹر صاحبہ سے درخواست کرتا ہوں کیونکہ وہ اس subject سے تعلق رکھتی ہیں اور سارے معاملات کو بہت اچھے طریقے سے سمجھتی ہیں گو انہیں منسٹری سنبھالے تھوڑا وقت ہوا ہے لیکن میں سمجھتا ہوں کہ خواتین کیونکہ گھر چلاتی ہیں اور وہ فنانس کو بہتر طریقے سے manage کرتی ہیں۔ یہ ساری صورتحال کو review کریں اور جتنے بھی ٹیکس اس مرتبہ levy کئے گئے ہیں وہ سارے کے سارے withdraw کریں، پچھلی مرتبہ تقریباً 40 فیصد ڈویلپمنٹ

بجٹlapse ہوا ہے۔اس بجٹ کو صحیح طریقے سے خرچ کر لیں تو پنجاب کی عوام پر کسی نئے ٹیکس کو لگانے کی ضرورت نہیں پڑے گی۔

جناب سپیکر!میں یہ عرض کر رہا ہوں کہ یہ جو ہم نے ایجوکیشن پر ڈھیر سارا بجٹ رکھا تھا۔یہ تمام چیزیں محکمے خود ہی اکٹھی کرتے ہیں اور یہ اچھی بات ہے کہ محکمے اپنے اپنے targets مقرر کرتے ہیں اور جہاں جہاں پر کمزوریاں ہوتی ہیں وہ اس کو identify کرتے ہیں۔اب ظاہر ہے کہ انٹرنیٹ کا زمانہ ہے، تمام معلومات کمپیوٹر پر سب کے لئے available ہوتی ہیں۔یہ ساری معلومات جو ہم اکٹھی کرتے ہیں یہ کوئی آسمان سے آتیں ہیں اور نہ ہی کوئی فرشتہ ہمیں دیتا ہے یہ انہی سرکاری websites پر موجود ہوتی ہیں اور وہاں سے ہم لیتے ہیں۔ پچھلے سال کتنا ان کو بجٹ دیا گیا تھا اب بھی یہ صورتحال ہے کہ 4727 سرکاری schools کی buildings کو باقاعدہ خطرناک declare کیا گیا ہے۔

جناب سپیکر: شاہ صاحب! فنانس بل پر آ جائیں۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! یہ فنانس کا ہی حصہ ہے۔1563 سکولوں میں صاف پانی نہیں ہے، 2085 سکولوں میں wash rooms نہیں ہیں اور 3388 سکولوں کی چار دیواری نہیں ہے۔

جناب سپیکر: شاہ صاحب!اس پر آپ پہلے بات کر چکے ہیں۔ فنانس بل پر بات کریں۔یہ بات ٹھیک نہیں ہے۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر!26550 طالبات کے لئے 1863 سکولوں میں کوئی wash room نہیں ہے۔یہ لمبی تفصیل اس حوالے سے موجود ہے میں ہیلتھ یا کسی اور محکمے کی بات نہیں کرتا۔

جناب سپیکر: شاہ صاحب! فنانس بل پر آ جائیں۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! آپ میرے بزرگ ہیں، آپ نے مجھے پانچ منٹ کا اشارہ اور تھپڑ بھی دکھایا ہے۔ پچھلے بجٹ میں 28۔ارب 50 کروڑ روپے استعمال نہیں ہو سکے۔میں کہوں گا کہ میڈم صاحبہ اس کو دیکھ لیں اور اس کو review کریں۔یہ جو نئے ٹیکس لگا کر اتنا سارا بجٹ اکٹھا تو کر رہے ہیں مگر عوام کو کیا دے رہے ہیں؟ اس کے بعد انہوں نے تنخواہوں اور پنشن میں 7.5 فیصد اضافہ تجویز کیا ہے بھلا یہ کوئی اضافہ ہے؟ جو مہنگائی کی صورتحال ہے جو آلو، پیاز اور ٹماٹر کی قیمتیں ہیں۔ ٹھیک ہے رمضان بازار لگے ہوئے ہیں اس میں تمام وزراء اور ایم پی اے صاحبان دوڑ رہے ہیں اور ایک ماہ کے لئے یہ ایک اچھی practice ہے کہ کچھ نہ کچھ subsidize چیزیں لوگوں کو مل جائیں گی لیکن باقی جو گیارہ مہینے

صورتحال بنے گی اس میں یہ 7.5 فیصد اضافہ کچھ بھی نہیں ہے۔ میں یہ سمجھتا ہوں کہ پچھلا جو بجٹ lapseہوا ہے اس کو پیش نظر رکھتے ہوئے میں میڈم منسٹر صاحبہ سے یہ درخواست کروں گا کہ وہ پنشن اور تنخواہوں میں کم از کم 25 فیصد اضافہ کر دیں۔ میں یہ بھی ساتھ ساتھ عرض کروں گا کہ آپ کی سربراہی میں فنانس کمیٹی نے ایک فیصلہ کیا ہے اس حوالے سے میں نے تحریک استحقاق بھی دی ہوئی ہے۔ اب یہ فنانس منسٹر بنی ہیں جو اسے دیکھیں گی کیونکہ پورا عملہ ایک سال سے چیخ رہا ہے۔ ہمارے رولز یہ کہتے ہیں کہ آپ کی اتھارٹی اور آپ کا فیصلہ اس حوالے سے فائنل ہے لیکن محکمہ خزانہ اس کو سننے کے لئے تیار نہیں ہے۔ فنانس سیکرٹری صاحب بھی تشریف فرما ہیں شاید پچھلے سیکرٹری صاحب نے اعتراض کیا ہو گا لیکن ابھی تک آپ کا یہ فیصلہ شرمندہ تعبیر نہیں ہو سکا۔

جناب سپیکر: شاہ صاحب! بہت شکریہ

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! میں آخری بات کر رہا ہوں۔ میں سمجھتا ہوں کہ اس ایوان کے اندر جو ملازمین ہیں ان کو پچھلے سال کی طرح اس سال بھی دو تنخواہیں دی جائیں گی، مجھے امید ہے کہ فنانس منسٹر صاحبہ اس مرتبہ بھی اس کا اعلان کریں گی اور اگر نہیں کر رہیں تو میں انہیں requestکروں گا کہ وہ ضرور اعلان کریں۔ اس اسمبلی میں ڈسپنسری بھی ہے جس میں ڈاکٹرز اور نرسز آتی ہیں ان کے لئے بھی increaseکا فیصلہ کیا گیا تھا لیکن اب ایک سال ختم ہو گیا ہے لیکن ان کی فائل ابھی تک فنانس اور ہیلتھ ڈیپارٹمنٹ کے اندر گھوم رہی ہے اور عملدرآمد نہیں ہوا۔ میں منسٹر صاحبہ سے گزارش کروں گا کہ اس governanceپر بھی غور فرمائیں۔

جناب سپیکر: شاہ صاحب! آپ کا شکریہ۔ جی، محترمہ!

ڈاکٹر نوشین حامد: جناب سپیکر! شکریہ

جناب سپیکر: ڈاکٹر صاحبہ! فنانس بل پر ہی بات ہو گی للذا مہربانی فرما کر اسی حد تک ہی بات کیجئے گا۔

ڈاکٹر نوشین حامد: جناب سپیکر! جی، ٹھیک ہے۔ جہاں پر civilized societiesہوتی ہیں وہاں پر جب کبھی نئے taxes imposeکئے جاتے ہیں یا نئی ترامیم آتی ہیں تو وہ چھ ماہ پہلے اپنی websitesپر اس کو displayکر دیتے ہیں تاکہ جو tax payersہیں وہ اپنے آنے والے وقت کے لئے کوئی پلاننگ کر سکیں۔ مگر ہمارے ساتھ یہ ہوتا ہے کہ جس وقت 12۔ جون کو یہ budget announceہوتا ہے اور وہ enforceکرنے کے لئے آرڈر آجاتا ہے کہ یکم جولائی سے اس کی implementationہو جائے تو

میں سمجھتی ہوں کہ یہ کسی صورت بھی مناسب نہیں ہے کہ ایک دم سے جو tax payers ہیں ان پر ایک unexpected burden ڈال دیا جائے۔ جو fiscal policy ہوتی ہے اس کو consistent ہونا چاہئے مگر ہوتا یہ ہے کہ ہر سال ترامیم کی صورت میں نئے taxes کا بوجھ عوام پر لاد دیا جاتا ہے۔ ہمارے ملک میں literacy rate 57.8 کے قریب ہے اور اس میں وہ لوگ بھی شامل ہیں جو صرف اپنا نام لکھ پڑھ سکیں وہ بھی literacy کی definition میں آتے ہیں تو ایسے میں جہاں literacy rate پہلے ہی اتنا کم ہے وہاں پر اچانک نئے taxes کا بوجھ لادا جاتا ہے تو عام آدمی اس کو تو comprehend ہی نہیں کر سکتا اس کو سمجھنے میں ہی اسے بہت وقت لگ جاتا ہے، پھر یہ جو نئے ٹیکس لگائے جاتے ہیں اور اچانک لگائے جاتے ہیں ان کی وجہ litigation کے incidents بہت بڑھ جاتے ہیں اور tax collection اس طریقے سے نہیں ہو سکتی۔ اس کی ایک بہت اہم سی مثال ہے کہ پچھلے سال luxury houses پر 500 ملین کا ٹیکس لگایا تھا لیکن اس کی collection صرف 14 ملین ہو سکی۔ وہ کیوں؟ اسی وجہ سے کہ یہ نئے taxes جو بغیر سوچے سمجھے لگائے جاتے ہیں تو ان کی implementation کی بجائے لوگ litigation میں چلے جاتے ہیں۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! پاکستان اس وقت پورے ایشیا میں سب سے heavily tax country ہے۔ اس میں بھی جو indirect taxes ہیں اس کی ratio پچھلے سال کے بجٹ میں 75 percent indirect and 25 percent direct taxes تھی لیکن اس سال اس کو اس سے بھی بڑھا دیا گیا ہے اور 76 percent indirect taxation ہو گئی ہے تو ایک مرتبہ پھر امیروں سے بوجھ اتار کر غریبوں پر ڈالنے کا بندوبست کیا جا رہا ہے۔ پاکستان کے بارے میں کہا جاتا ہے کہ یہ ایک ایسی منفرد ریاست ہے کہ جہاں دولت مند لوگ غریب سے جبری وصول کردہ رقم پر عیش کرتے ہیں۔

جناب سپیکر! یہ indirect taxes اسی کی ایک صورت ہیں اور یہ ریونیو collection ہمیشہ کم کرتے ہیں، بڑھاتے نہیں ہیں۔ جس مقصد کے لئے یہ ٹیکس لگا رہے ہیں وہ achieve نہیں ہو گا کیونکہ وہ collection اسی طرح سے کم ہو جائے گی، ٹیکس چوری کرنے والوں کی تعداد بڑھ جائے گی اور لوگ ٹیکس دینے کی بجائے ٹیکس چوری کرنے کے طریقے ڈھونڈنے لگ جائیں گے۔ اس کی مثال آپ کے سامنے ہے کہ پچھلے سال tax collection کا target 164 بلین روپے تھا جبکہ یہ صرف 114 بلین achieve کر سکے۔ میں سمجھتی ہوں یہ جو فنانس بل میں مزید ٹیکس ڈالے گئے ہیں یہ نئے ٹیکس لگانے کی بجائے اس وقت ان کو چاہئے کہ ٹیکس نیٹ کو بڑھائیں کیونکہ اس وقت ان کے پاس

30ہزار ایسے افراد کا ڈیٹا موجود ہے جو کہ بڑے بڑے گھروں میں رہتے ہیں، luxury cars use کرتے ہیں، جن کے بچے expensive schools میں جاتے ہیں اور ہر وقت باہر کے ممالک میں travel کررہے ہوتے ہیں۔ یہ سارا ڈیٹا ائرپورٹ اور سکول میں ہر جگہ موجود ہے یہ تقریباً30ہزار کے قریب لوگ ہیں جو کہ ٹیکس نہیں دیتے ہیں۔ ہم لوگ tax collection میں فیل ہو جاتے ہیں اور نئے taxes لگانے کی طرف آ جاتے ہیں۔یہاں میں ایک World Trade Organization کی ایک رپورٹ کا ذکر کرنا چاہوں گی کہ جو انہوں نے fourth trade review of Pakistan کی رپورٹ24۔مارچ2015 کو چھاپی ہے۔انہوں نے یہ کہا ہے کہ پاکستان میں محصولات کی وصولی کی خاطر خواہ کمی کی ذمہ داری جن عوامل پر عائد ہوتی ہے ان میں سب سے پہلا نمبر ٹیکس چوری ہے اور دوسرا ٹیکس کی مد میں دی گئی جو مراعات ہیں ان کا وسیع دائرہ کار ہے اور تیسرا ٹیکس نیٹ کو بڑھانے میں ناکامی قابل ذکر ہے۔FRO,s ٹیکس میں چھوٹ دینے کا ذریعہ بن جاتا ہے جو کہ طاقتور حلقوں کو خوش کرنے کی پالیسی ہے تو ہم ان چیزوں پر تو focus نہیں کر رہے ہیں جو already existing mechanisms ہیں ان پر focus کرنے کی بجائے ہم لوگ نئے taxes لگاتے ہیں۔ Indirect taxation دو قسم کی ہوتی ہے،ایک progressive اور دوسری regressive ہوتی ہے، progressive سے تو پھر بھی کوئی benefit لیا جاسکتا ہے مگر یہ جو taxation کی گئی ہے یہ regressive taxation ہے اس کا بہت زیادہ نقصان ہوتا ہے کیونکہ یہ ٹیکس لوگوں کی income کے مطابق نہیں ہوتا۔ ایک دس لاکھ کمانے والا بھی اتنا ہی ٹیکس دے رہا ہے جتنا کہ پچاس ہزار روپے کمانے والا دے رہا ہے۔ یہ ٹیکس middle class لوگوں کو زیادہ effect کرتا ہے۔ Air fares کا ذکر ہو رہا ہے۔

جناب سپیکر: محترمہ! بہت مہربانی۔

ڈاکٹر نوشین حامد: جناب سپیکر! بس آخری بات ہے یہ air fares کا ذکر ہو رہا ہے تو اس میں ایک امیر آدمی کو تو کوئی فرق نہیں پڑتا اگر اس کو دس ہزار روپے زیادہ بھی ٹیکس دینا پڑ جائے گا۔ جو ہمارے بھائی UAE میں اور سعودی عریبیہ میں labourers ہوتے ہیں اس کو زیادہ تر use کرنے والے وہ لوگ ہوتے ہیں، اگر وہ ایک بندہ اپنے پانچ لوگوں کی فیملی کو لے کر travel کرے گا تو اس کو25ہزار روپے ٹیکس دینا پڑے گا تو میرا خیال ہے کہ یہ بہت نامناسب taxes ہیں چونکہ وقت کم ہے ورنہ ابھی اور بھی بہت سے points ہیں۔

جناب سپیکر: بہت شکریہ۔ جی، قاضی صاحب!

قاضی احمد سعید: بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ جناب سپیکر! ایک بار پھر بجٹ کی طرح محترمہ وزیر خزانہ نے فنانس بل بھی اعداد و شمار کی بازی گری کے ساتھ پیش کر دیا ہے۔ میں صرف ایک پوائنٹ پر بات کرنا چاہتا ہوں کہ پنجاب کے کسان کا ٹیکسوں کے ساتھ معاشی قتل کیا گیا ہے۔ کسان جب اپنی فصل تیار کر لیتا ہے تو سب سے پہلے اُس کو آبیانہ ادا کرنا پڑتا ہے اس کے بعد اُس کو زرعی ٹیکس ادا کرنا پڑتا ہے لیکن زرعی ٹیکس کے بعد اب اُس پر ظالمانہ ٹیکس یعنی زرعی انکم ٹیکس لاگو کر دیا گیا ہے۔ ان ٹیکسوں کے بعد جب وہ اپنی پیداوار، اپنی فصل اور اپنی goods کا اپنے صوبے میں صحیح ریٹ نہ ملنے پر اسے دوسرے صوبے میں منتقل کرے تو اس پر 16 فیصد ٹیکس لاگو کیا گیا ہے جو سراسر ناانصافی ہے۔ ٹیکسوں کی بھرمار کے ساتھ کیا یہ حقیقت ہے کہ گورنمنٹ لوگوں سے جتنے ٹیکس وصول کر رہی ہے اتنا relief بھی مہیا کر رہی ہے؟ ٹیکس اس حد تک لگائیں جس حد تک پنجاب کی عوام برداشت کر سکے۔ ایک طرف پنجاب گورنمنٹ سے ریونیو کا ہدف پورا نہیں ہو رہا اور دوسری طرف نئے ٹیکس لاگو کئے جا رہے ہیں۔ یہ ٹیکس اُن لوگوں پر نہ لگائیں جو ضروریات یا خواہشات میں ہیں بلکہ یہ ٹیکس اُن لوگوں پر لگائیں جو آسائشات اور تعیشات کے اندر آتے ہیں جو بڑی بڑی کوٹھیاں اور لگژری گاڑیاں رکھنے والے لوگ ہیں۔ غریب عوام کے لئے یہ ٹیکس نہ لگائیں۔

جناب سپیکر: جی، آپ کی مہربانی۔

قاضی احمد سعید: جناب سپیکر! میری یہ آخری بات ہے۔ پوری دنیا کے کسی ملک میں یہ غنڈہ ٹیکس دو جگہوں پر عائد نہیں ہے کہ ایک جگہ سے دوسری جگہ پر جائیں تو اُس کا travelling tax ادا کریں۔ میں سمجھتا ہوں کہ یہ ٹیکس نہیں بلکہ بھونڈا مذاق ہے۔ میں رحیم یار خان سے پشاور travel کروں اور اُس کا ٹیکس ادا کروں تو اس کا مطلب ہے کہ میں وہ ٹکٹ پشاور دیا کروں گا۔ یہ وہی اعداد کی بازی گری، ہوشیار بازی اور ہیر پھیر ہے کہ بجٹ منظور ہو جائے گا، فنانس بل منظور ہو جائے گا اور سال کے بعد پتا ہی نہیں چلے گا کہ کتنا خرچ ہوا اور کتنا ٹیکس وصول ہوا؟ اس فنانس بل میں جو ٹیکس عائد کیا گیا ہے ہم اس کی مخالفت کرتے ہیں۔

جناب سپیکر: جی، بہت شکریہ

جناب محمد عارف عباسی: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ بہت شکریہ۔ جناب سپیکر! اس بجٹ میں جو ٹیکس لگائے گئے ہیں یہ ٹیکس مجھے زندہ رہنے کا خراج نظر آتے ہیں اور یہ عوام کے خون کا آخری قطرہ نچوڑنے کی ایک کوشش ہے۔ جس ملک میں عوام کو ضروریاتِ زندگی اور سہولیات دینے کا یہ حال ہو کہ کل راولپنڈی میں 12 لوگوں کو آوارہ کتوں نے کاٹ لیا جس کی vaccine ہسپتال میں موجود نہیں تھی۔

جناب سپیکر: کیا یہ فنانس بل ہے؟

جناب محمد عارف عباسی: جناب سپیکر! یہ فنانس بل ہی ہے۔

جناب سپیکر: اس کا طریق کار اور ہے۔

جناب محمد عارف عباسی: جناب سپیکر! آپ سچی باتیں کیوں نہیں سنتے؟

MR SPEAKER: Be relevant.

جناب محمد عارف عباسی: جناب سپیکر! یہ عوام پر خرچ کرنے کے لئے ہے۔

جناب سپیکر: آپ فنانس بل پر بات کریں۔

جناب محمد عارف عباسی: جناب سپیکر! میں اسی پر ہی بات کر رہا ہوں۔ یہ جو آپ لوگوں نے ساڑھے سات فیصد تنخواہیں بڑھائی ہیں، کیا آپ سمجھتے ہیں کہ اس مہنگائی کے دَور میں سرکاری ملازم اس میں اپنے گھر کے اخراجات پورے کر سکے گا؟ آپ نے اس طرح سرکاری ملازمین کو پالنے کی پریشانی بھی عوام پر ڈال دی ہے۔ جب اُن کی تنخواہیں کم ہوں گی اور اُن کے اخراجات کم تنخواہوں میں پورے نہیں ہوں گے تو وہ کیا کریں گے؟ وہ یہی کریں گے کہ اپنی رشوت کا ریٹ بڑھا دیں گے جس طرح آپ نے ٹیکس کا ریٹ بڑھایا ہے اور باقی چیزوں کا ریٹ بڑھایا ہے۔ عوام کے لئے یہ بھی مسئلہ ہے کہ سرکاری ملازمین کو پالنے کا ٹھیکہ بھی آپ نے عوام کو دے دیا ہے۔ اگر آپ اُن کی تنخواہوں میں مناسب اضافہ کریں جس سے اُن کے جائز اخراجات پورے ہوں تو میرا خیال ہے کہ یہ بھی عوام کو indirect relief ہو گا اور وہ ملازمین رشوت کی طرف نہیں جائیں گے۔ دوسرا آپ کہتے ہیں کہ ہم فنانس بل کی بات کریں تو یہ جو آپ نے 16 فیصد goods پر ٹیکس لگایا ہے اس کو ہم غنڈہ ٹیکس نہ کہیں تو اور کیا کہیں؟ آپ نے منڈی سے بازار تک کوئی چیز لے کر جانی ہے تو 16 فیصد ٹیکس دینا ہے، آپ نے اینٹیں، سیمنٹ، کھانے پینے کی چیزیں یا گھر کا سامان شفٹ کرنا ہے تو 16 فیصد ٹیکس دینا ہے لیکن اس کے بدلے حکومت عوام کو relief کیا دے رہی ہے؟ عوام کس relief کے بدلے ٹیکس دیں گے جبکہ اِس وقت ملک میں کرپشن

انتہا پر ہے۔ عوام کو ہسپتال میں پیراسیٹامول کی گولی میسر نہیں ہے، پینے کا پانی میسر نہیں ہے، سیوریج لائنیں اور پینے کا پانی اکٹھا ہو چکا ہے جس کی وجہ سے لوگ گندا پانی پیتے ہیں اور ہسپتالوں میں آپ کی ٹیسٹ مشینیں خراب پڑی ہیں۔ یہ پیسا ہم کس مقصد کے لئے آپ کو دیں اور کیا یہ پیسا حکومت کی عیاشیوں اور حکومت کی کرپشن کے لئے ہے؟ ہم یہ سمجھتے ہیں کہ انتہائی نامناسب طریقے سے اس بجٹ میں taxation کی گئی ہے جو کہ ہم پنجاب کے عوام پر بہت بڑا ظلم ہے۔ باقی جہاں تک good governance کا تعلق ہے تو مسائل آپ کے سامنے ہیں۔ کیا ہم پولیس کو اربوں روپیہ اس لئے دیتے ہیں کہ وہ ہمارے بچوں کو پولیس ناکوں پر ماریں؟ دو ہفتے پہلے راولپنڈی میں دو بچے مارے گئے اور دو دن پہلے فیصل آباد میں دو بچے مار دیئے گئے۔

جناب سپیکر: آپ فنانس بل پر آئیں اور مہربانی کر کے اس بل پر ہی بات کریں۔

جناب محمد عارف عباسی: جناب سپیکر! یہ فنانس بل ہی ہے۔

جناب سپیکر: جی، آپ کا بہت شکریہ

جناب محمد عارف عباسی: جناب سپیکر! پچھلے سال حکومت نے کیا relief دیا ہے کہ اس سال مزید ٹیکس لگا دیا ہے؟

جناب سپیکر: وہ ٹیکس لگا رہے ہیں۔

جناب محمد عارف عباسی: جناب سپیکر! انہوں نے یہ ٹیکس کس وجہ سے لگایا ہے، کیا اپنی عیاشیوں، اپنی کمیشن، میٹرو اور پلوں کے لئے لگا رہے ہیں؟

جناب سپیکر: جی، عباسی صاحب! آپ کا بہت شکریہ۔ جی، محترمہ شُنیلا رُوت صاحبہ!

محترمہ شُنیلا رُوت: بہت شکریہ۔ جناب سپیکر! میں کچھ باتیں فنانس بل کے بارے میں آپ کے گوش گزار کرنا چاہوں گی کہ یہ جو فنانس بل آج پاس ہونے جا رہا ہے میں سمجھتی ہوں کہ یہ عوام کا خون چوسنے کا بندوبست کیا جا رہا ہے اور یہ نہایت ہی افسوس کی بات ہے۔۔۔(شور و غل)

مہربانی کر کے آپ House in order کیجئے۔

MR SPEAKER: Order please, order please and no cross talks.

محترمہ شُنیلا رُوت: جناب سپیکر! جب بجٹ پیش ہوتا ہے تو اس کے دو حصے ہوتے ہیں۔ ایک ریونیو اور ایک expenditure ہوتا ہے۔ جب ہم کوئی عمارت بنانے جاتے ہیں تو اُس کی پہلے بنیاد رکھی جاتی ہے

پھر اس کی عمارت کی طرف دیکھا جاتا ہے لیکن یہاں پر ایسے ہوتا ہے کہ پہلے ہم عمارت بنا لیتے ہیں بعد میں ہم اُس کی بنیاد کی طرف آتے ہیں۔ میں سمجھتی ہوں کہ فنانس بل بنیاد تھی جس کو ایوان میں پہلے discuss ہونا چاہئے تھا۔ ابھی تک ہم نے پیسا اکٹھا کرنے کا بندوبست کیا نہیں ہے اور بجٹ کل ہی پاس کر لیا ہے جس کی تمام اخباروں میں سُرخیاں لگ گئیں۔ آج کے روزنامہ "جنگ" میں سُرخی لگی ہوئی ہے کہ پنجاب حکومت نے 2015-16 کا بجٹ پاس کر لیا ہے جسے میں سمجھتی ہوں کہ اس کو دیکھنے کی ضرورت ہے۔ پہلے ہم اپنی بنیاد کو دیکھیں پھر اس کے اوپر بلڈنگ کو تعمیر کریں۔ اس بجٹ سے صاف پتا چلتا ہے کہ حکومت کی malafide کیا ہے؟ پنجاب کے غریب عوام کو بجائے relief دینے اور سکون دینے کے کہ وہ سکھ کا سانس لے سکیں لیکن آپ نے اُن پر مزید بوجھ ڈال دیا ہے۔ آج کے ایجنڈے پر پنجاب انفراسٹرکچر ڈویلپمنٹ سیس بل بھی، میں نے دیکھا ہے تو کیا وجہ ہے کہ یہ ہمارے فنانس بل کا حصہ نہیں بن سکا؟ This should have been part of the Finance Bill. میں اپنی محترمہ وزیر خزانہ سے یہ پوچھنا چاہوں گی کہ اس کو فنانس بل کا حصہ بننا چاہئے تھا۔ اس بل کی وساطت سے پہلے آپ 10 فیصد انکم ٹیکس لے رہے ہیں پھر 16 فیصد فنانس بل میں ڈال دیا ہے تو یہ on top of this all آپ 0.90 percent یہ جو پنجاب انفراسٹرکچر ڈویلپمنٹ سیس بل ہے اس کی مد میں آپ لوگوں کا خُون چُوسنے جا رہے ہیں اور پھر on the value of goods imported and exported in Punjab میں سمجھتی ہوں کہ یہ بھی بہت بڑی زیادتی ہے کہ یہ صرف پنجاب پر لگا ہے۔ یہ خیبر پختونخوا میں ہوگا، سندھ میں ہوگا اور نہ ہی یہ بلوچستان میں ہوگا۔ پنجاب کے لوگوں کے ساتھ یہ سراسر زیادتی ہوگی اور یہ ٹیکس ہر انسان پر ہوگا یعنی ہر وہ بندہ جو manufacturing کر رہا ہے، جو produce کر رہا ہے اور جو consume کر رہا ہے۔ آپ نے ہر شخص پر یہ ٹیکس لگا دیا ہے اور میں سمجھتی ہوں کہ یہ بہت بڑی زیادتی ہے۔

جناب سپیکر! آپ نے یہ جو ٹیکس لگایا ہے through Punjab Infrastructure Development Programme میں سمجھتی ہوں کہ حکومت جو پاور پلانٹس لگانے جا رہی ہے خاص طور پر جو ساہیوال میں 600 میگاواٹ اور کئی اور پلانٹ لگنے والے ہیں تو اس سے ساری سڑکوں کی ٹوٹ پھوٹ ہوگی اور اس کا بل ہمارے غریب عوام ٹیکس کی صورت میں ادا کریں گے۔

جناب سپیکر! میں Capital Value Tax پر بات کرنا چاہتی ہوں کہ آپ نے دس لاکھ کی جائیداد پر ٹیکس لگا دیا ہے sales and exemption ---

جناب سپیکر: یہ ٹیکس میں نے نہیں لگایا اور سپیکر صاحب نے ٹیکس نہیں لگایا جنہوں نے لگایا ہے آپ ان کی بات کریں۔(قہقہہ)

محترمہ شُنیلا رُوت: جناب سپیکر! یہ ٹیکس حکومت نے لگا دیا ہے۔ اس وقت دو مرلے کا گھر دس لاکھ روپے کا ہے اور ایک غریب آدمی ساری زندگی کما کر پھر کہیں یہ گھر۔۔۔

جناب سپیکر: جی، آپ کی بات انہوں نے سن لی ہے۔

محترمہ شُنیلا رُوت: جناب سپیکر! آپ کی حکومت اب اس پر ٹیکس لگا دے اور پھر Air ticketing پر بھی ٹیکس لگا دیا ہے۔ کتنے افسوس کی بات ہے کہ جو لوگ اور بچے یہاں سے جانا چاہتے ہیں۔۔۔

جناب سپیکر: بڑی مہربانی محترمہ! آپ تشریف رکھیں۔ بہت شکریہ۔ بہت مہربانی اور شکریہ۔ آپ تشریف رکھیں۔ جی، سردار شہاب الدین خان صاحب!

سردار شہاب الدین خان: جناب سپیکر! بہت مہربانی۔ میں بات شروع کروں گا کہ بڑے اچھے الفاظ سے یہ ٹیکس یعنی کہ ten new such services have been included under the tax net میں حکومت وقت کو گزارش کروں گا اور پبلک کو بھی کہوں گا کہ ہمیں ٹیکس نیٹ میں آنا چاہئے لیکن جب تک یہ clarify نہیں ہو گا کہ میں ٹیکس دوں، جنوبی پنجاب ٹیکس دے اور وہ خرچ ہو لاہور پر تو میں کیوں ٹیکس دوں۔ جب ٹیکس collection کا مسئلہ آتا ہے اور پہلے بھی بہت سے taxes غریب کاشتکار، مزدور اور کسان پر لگے ہوئے ہیں۔ جہاں سے tax collection ہوتی ہے اگر وہاں ان کے مطابق انہیں services transfer ہوں تو وہ ٹیکس دینے کے لئے تیار ہیں۔ اگر ٹیکس دینے کے بعد ٹیکس کا پیسا اور ہمارا پیسا صرف میٹرو بس پر لگنا ہے، underpasses پر لگنا ہے، لاہور پر لگنا ہے یا جی ٹی روڈ پر لگنا ہے تو پھر وہ ٹیکس کیوں دیں؟

جناب سپیکر! اتنا بڑا ظلم، ابھی میرے معزز بھائی نے بات کی کہ ایک کاشتکار زرعی ٹیکس دیتا ہے، پہلے آبیانہ، پھر مالیہ، پھر زرعی ٹیکس اور اب زرعی انکم پر ٹیکس، پچھلے بجٹ پر بات کر چکے ہیں کہ کاشتکار نے جو خرچ کیا ہے اسے اس کا پیسا واپس نہیں ملا اور وہ ٹیکس نیٹ میں آ جائے۔ پھر اس کے متبادل میں تاجر طبقے کی بات کروں گا اور پہلے میں اپنے ضلع کی بات کرتا ہوں کہ جن لوگوں کو ٹیکس نیٹ میں آنا چاہئے وہ لوگ ٹیکس نیٹ میں نہیں آتے اور جو لوگ ٹیکس ادا نہیں کر سکتے وہ ٹیکس نیٹ میں آتے ہیں۔ مجھے ٹیکس نیٹ میں آنے پر کوئی اعتراض نہیں ہے۔ ٹیکس لگائیں لیکن خدارا، خدارا اکٹھے ہونے والے

ٹیکس کو خرچ کرنے کے لئے ایک مضبوط اور فعال mechanism چاہئے۔ جس کا ٹیکس ہو اسی پر خرچ ہو اور یہ نہ ہو کہ تخت لاہور اور نوکر شاہی پر یہ ٹیکس خرچ ہو نہ کہ اس غریب عوام پر۔ شکریہ

جناب سپیکر: جی، منسٹر صاحبہ!

وزیر خزانہ (ڈاکٹر عائشہ غوث پاشا): جناب سپیکر! میں مختصر بات کروں گی لیکن میری بجٹ تقریر میں اور پچھلے چار پانچ دنوں میں ہم نے کئی initiatives بتائے کہ جو ہم عام آدمی کے لئے اس بجٹ میں propose کر رہے ہیں۔ ایک دو نہیں بلکہ درجنوں initiatives ایسے ہیں چاہے وہ rural roads ہوں، وہ کسانوں کے لئے ٹریکٹرز پروگرام ہو، صاف پانی کا پروگرام ہو اور ایک آدھ نہیں کئی initiatives جو عام آدمی کی بہتری کے لئے، اس کے استعمال کے لئے اور service provision کی improvement کے لئے ہم لے کر آئے ہیں۔ اپوزیشن نے بھی بار بار یہ بات کی ہے کہ service improve کریں، provide بہتر کریں لیکن جب ہم یہ بات clearance کرتے ہیں تو ہم یہ نہیں سوچتے اور شاید بھول جاتے ہیں کہ اس کو فنڈ کرنے کے لئے ہمیں پیسے چاہئیں۔ آج پاکستان کا tax pay GDP ratio دنیا کے lowest levels پر ہے۔ ہم کیسے فنڈ کریں یہ ساری improvement اور ترقی کیسے ہو؟ ہاں یہ valid point ہے کہ ہم ایسے وسائل سے کریں کہ ایک عام آدمی پر بوجھ نہ پڑے۔ ضرور کریں، اگر ہم اپنے بڑے بڑے امیر لوگوں کو exemption دے دیں گے، ان کا contribution عام آدمی کی service provide کرنے کے لئے نہیں ہو گا تو کام کیسے چلے گا؟ ڈویلپمنٹ کیسے آئے گی اور service کیسے improve ہو گی؟ میں نے اپنی بجٹ تقریر میں بالکل clear بتایا ہے کہ resource mobilization strategy کیا ہو گی۔

جناب سپیکر! ابھی اپوزیشن کے ایک معزز ممبر نے بہت ہی اچھی طرح وضاحت سے بتایا کہ International agencies تک یہ کہہ رہے ہیں کہ ہماری ریونیو leakage ہے حالانکہ ہمارے پاس improvement of revenue collection کے بڑے وسائل ہیں۔ اپنی بجٹ تقریر میں exactly یہی strategy ہم نے adopt کی ہے اور ہم نے کہیں بھی tax rate نہیں بڑھایا۔ کسی ایک چیز کا ہم نے tax rate نہیں بڑھایا آپ کسی بھی جگہ پر اٹھا کر دیکھ لیجئے۔ ہمارا focus رہا ہے un tax اور under tax sector پر کہ جو لوگ ٹیکس نہیں دے رہے ان کی ذمہ داری ہے کہ وہ contribute کریں۔ ہمارا سارا focus under tax sector کو tax rate پر لانا ہے۔ آپ کہہ رہے ہیں کہ ہم نے عام آدمی کی service پر ٹیکس لگایا ہے، میں آپ کو بیان کرتی ہوں کہ ہم نے نئی

servicesپر جو ٹیکس لگائے ہیں ان میں charted accountants lawyers, corporate اور tax consultantsپر تو یہ کون سے عام آدمی ہیں جو یہ servicesاستعمال کر رہے ہیں جن کو یہ ٹیکس دینا پڑے گا؟

جناب سپیکر! ہم نے جو services tax sectorsپر لگائی ہیں وہ عام آدمی کے استعمال کی servicesنہیں ہیں۔اس کا incident regressiveنہیں ہو سکتا۔ وہ ایک well to doآدمی پر tax burdenپڑے گا اور دیکھیں let's admit itآپ اعتراض کریں کہ ان کو contributeکرانا ہم سب کی social responsibilityہے۔ایک بات کا اور ذکر کروں گی کہ یہاں پر air ticketsپر ٹیکس کی بات ہوئی۔ دیکھئے عام آدمی تو air ticketاستعمال نہیں کرتا، بالکل clearہے۔

جناب سپیکر! دوسری بات یہ ہے کہ Federal excise duty alreadyلگی ہوئی ہے۔ آپ سے گزارش یہ ہے کہ فیڈرل ایکسائز ڈیوٹی on services taxesپر alreadyلگ رہی ہے اور یہ Provincial domainsہیں۔ ہم نے صرف یہ کیا ہے کہ Provincial domainجو ہمارا ہے ہم اس پر ٹیکس لگا رہے ہیں کہ دیکھیں یہ ہمارا domainہے اور ہمیں اس پر ٹیکس لگا لینے دیں اس سے ٹکٹ پر کوئی فرق نہیں پڑے گا۔ ان کی territoryنہیں ہے، ہم نے فیڈرل گورنمنٹ سے already negotiationشروع کر دی ہیں کہ وہ اسے retrieveکرے۔ Services sector Provincesکا sectorہے ہمیں اس پر ٹیکس لگا لینے دیں۔ اس پر alreadyہماری ان سے بات چیت شروع ہے تو اس ٹیکس کا priceپر فرق پڑنے والا نہیں ہے۔

جناب سپیکر! بات ہو رہی ہے انفراسٹرکچر ڈویلپمنٹ سیس کی، ابھی ایک اور محترم ممبر نے یہ بات اٹھائی کہ ہم نے انفراسٹرکچر ڈویلپمنٹ سیس لگا دیا ہے جو کہیں نہیں لگا ہوا۔ میں اس بات کی تھوڑی سی وضاحت کرتی چلوں کہ 1994 سے انفراسٹرکچر ڈویلپمنٹ سیس صوبہ سندھ میں لگا ہوا ہے۔ اس وقت Principal source of revenueہے اور ہم نے کوئی نئی چیز نہیں لگا دی اور یہ ٹیکس خیبر پختونخوا میں بھی لگا ہوا ہے جبکہ infectسندھ نے تو اپنا rateبڑھایا ہے۔ ہم نے 0.9 فیصد پر لگایا ہے اور وہ کچھ suggestکر رہے ہیں 1.24، خیبر پختونخوا میں بھی یہ ٹیکس لگا ہوا ہے تو کوئی نیا ٹیکس ایسا نہیں ہے جو ہم لگا رہے ہیں۔ ہماری آپ سے یہ گزارش ہے کہ یہ ٹیکس تو پہلے سندھ والے collectکروا رہے ہیں اور ہمارا ٹیکس لے جا رہے ہیں ہم صرف یہ چاہتے ہیں کہ ہم اس کو اپنے صوبے میں لگائیں تو ہمیں اس پر کچھ وضاحت کرنا ضروری ہے۔ میں یہ بات reiterateکروں گی کہ کوئی tax rateنہیں

بڑھا، میں پھر یہ بات reiterate کروں گی کہ عام آدمی پر taxation کا burden کوئی ایسی service پر ہم نے نہیں لگایا جو عام آدمی یہ claim کر سکے یا چھوٹا taxpayer یہ claim کر سکے کہ اُس پر ٹیکس لگایا ہے۔ جو ٹیکس نئی services پر include ہوا ہے وہ formalized بڑے taxpayers پر ہوا ہے جتنے بھی taxpayer mention ہوئے ہیں ہم نے خود خیال کیا ہے کہ عام آدمی پر burden نہ پڑے اس وضاحت کے ساتھ بات ختم کرتی ہوں اور شکریہ ادا کرتی ہوں۔

MR SPEAKER: The motion moved and the question is:

"That the Punjab Finance Bill 2015, as introduced, be taken into consideration at once."

(The motion was carried.)

CLAUSE 2

MR SPEAKER: Second reading starts. Now we take up the Bill Clause by Clause. Now, Clause 2 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 2 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 3

MR SPEAKER: Now, Clause 3 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 3 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 4

MR SPEAKER: Now, Clause 4 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 4 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

(اس مرحلہ پر معزز ممبران حزب اختلاف کی طرف سے
"گو نواز گو، گو نواز گو" کی نعرے بازی)

CLAUSE 5

MR SPEAKER: Now, Clause 5 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 5 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

(اس مرحلہ پر معزز ممبران حزب اختلاف کی طرف سے
"گو شہباز گو، گو شہباز گو" کی نعرے بازی)

CLAUSE 1

MR SPEAKER: Now, Clause 1 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 1 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

PREAMBLE

MR SPEAKER: Now, the Preamble of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That the Preamble of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

(اس مرحلہ پر معزز ممبران حزب اختلاف کی طرف سے
"گو نواز گو، گو نواز گو" کی نعرے بازی)
(اس مرحلہ پر معزز ممبران حزب اقتدار کی طرف سے
"گو عمران گو، گو عمران گو" کی نعرے بازی)

MR SPEAKER: Order please. Order please on both sides.

LONG TITLE

MR SPEAKER: Now, the Long title of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That the Long title of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

MR SPEAKER: Third reading starts. Minister for Finance!

MINISTER FOR FINANCE (Dr Ayesha Ghaus Pasha): Mr Speaker! I move:

"That the Punjab Finance Bill 2015, be passed."

MR SPEAKER: The motion moved is:

"That the Punjab Finance Bill 2015, be passed."

The motion moved and the question is:

"That the Punjab Finance Bill 2015, be passed."

(The motion was carried.)

(The Bill is passed.)

مسودہ قانون انفراسٹرکچر ڈویلپمنٹ سیس پنجاب 2015

MR SPEAKER: Now, we take up The Punjab Infrastructure Development Cess Bill 2015. First reading starts. Minister for Finance may move the motion for consideration of the Bill. Minister for Finance!

MINISTER FOR FINANCE (Dr Ayesha Ghaus Pasha): Mr Speaker! I move:

"That the Punjab Infrastructure Development Cess Bill 2015, as introduced, be taken into consideration at once."

MR SPEAKER: The motion moved is:

"That the Punjab Infrastructure Development Cess Bill 2015, as introduced, be taken into consideration at once."

LEADER OF OPPOSITION*(Mian Mehmood-ur-Rasheed)*: Mr Speaker! I oppose?

(اس مرحلہ پر معزز ممبران حزب اختلاف کی طرف سے
"گو نواز گو، گو نواز گو" کی نعرے بازی)

جناب سپیکر: جی، opposed، یہ تو کوئی طریق کار نہیں ہے مہربانی کریں۔

قائدِ حزبِ اختلاف (میاں محمود الرشید): جناب سپیکر! میں یہ سمجھتا ہوں کہ محترمہ نے بڑی خوبصورتی اور جس انداز سے portray کرنے کی کوشش کی انتہائی قابل افسوس بات ہے۔ ہر چیز کا انہوں نے کہہ دیا کہ کسی ٹیکس میں ہم نے اضافہ نہیں کیا آپ نے تو کشمیر کا جو ڈوگرا راج تھا اُس کی مثال پنجاب میں پیدا کر دی ہے۔ آپ کیا بات کر رہی ہیں، آپ نے عام آدمی پر 10 لاکھ کی جو exemption تھی جو پراپرٹی پر ٹیکس کی limit تھی، وہ بھی ختم کر دی ہے۔ ایک لاکھ روپے کی بھی کوئی آدمی sale purchase کرے گا اُس پر بھی ٹیکس ہو گا آپ کیسے کہتی ہیں کہ یہ ٹیکس عام آدمی پر نہیں ہے؟ آپ کوئی مال دار آدمیوں کے ٹیکس نیٹ میں اضافہ نہیں کر رہے 32 لاکھ لوگ اس وقت پنجاب میں سے 26 لاکھ لوگ ہیں یہ Central Board of Revenue کی رپورٹ ہے جو ٹیکس نیٹ میں آنے کے قابل ہیں آ سکتے ہیں۔ یہ اُس طرف نہیں جاتے، businessmen کی طرف نہیں جاتے، سرمایہ دار کی طرف نہیں جاتے، امیر لوگوں کی طرف نہیں جاتے، billionaire اور traders کی طرف نہیں جاتے یہ غریب آدمی کی طرف جاتے ہیں۔ انہوں نے جب بھی ٹیکس لگایا ہے کسان پر لگایا ہے، غریب آدمی کے اوپر لگایا ہے اس کا جواب محترمہ وزیر خزانہ دے دیتی تو میں خوش ہوتا کہ دس لاکھ کی جو exemption تھی اُس کی limit کو بڑھانا چاہئے تھا آپ نے اُس کو نہیں بڑھایا تو میں سمجھتا ہوں کہ یہ جو انفراسٹرکچر سیس بل پاس ہو رہا ہے یہ already 16 فیصد ٹیکس ہم نے۔۔۔

MR SPEAKER: Order please. Order please.

قائدِ حزبِ اختلاف (میاں محمود الرشید): جناب سپیکر! 16 فیصد ٹیکس تو پہلے لگا ہوا ہے جو آپ نے ابھی یہ کہا کہ یہ 16 فیصد goods کی transportation پر ٹیکس لگا دیا ہے۔ میں اس کی مثال یہ دیتا ہوں کہ اوکاڑہ سے ایک آدمی 100 من گندم لے کر لاہور آ رہا ہے یا 20 من گندم لے کر لاہور آ رہا ہے اُس کی price کو 16 فیصد کے حساب سے آپ دیکھ لیں اگر ایک لاکھ اُس کی cost ہے 16 ہزار روپیہ وہ وہاں پر carriage کے علاوہ اُس پر دے گا تو فرق کس کو پڑے گا؟ فرق اُس ٹریڈر، ٹرانسپورٹر کو نہیں پڑے گا فرق عام consumer کو پڑے گا، فرق اُس مزدور اور کسان کو پڑے گا جو دو کلو آٹا روز لے کر اپنا گزارہ کرتا ہے وہ آٹا مہنگا ہو گا، چاول مہنگے ہوں گے، کپاس مہنگی ہو گی ہر چیز مہنگی ہو گی۔ دراصل یہ ٹیکس جو ہے۔۔۔

(اس مرحلہ پر معزز ممبران حزب اختلاف کی طرف سے
"ڈوگرا شاہی نہیں چلے گی" کی نعرے بازی)

(اس مرحلہ پر معزز ممبران حزب اقتدار کی طرف سے
"گو عمران گو، گو عمران گو" کی نعرے بازی)

MR SPEAKER: Order please. Order please.

قائد حزب اختلاف(میاں محمود الرشید): جناب سپیکر! میں یہ سمجھ رہا ہوں کہ ساہیوال میں ایک Coal Power Project لگ رہا ہے جس کا بڑا ڈھنڈورا پیٹا جا رہا ہے اس Coal Power Project پر جب یہ ورکنگ شروع کریں گے تو ڈیڑھ ہزار ٹرک ملتان روڈ پر ہر وقت گردش میں رہیں گے، سب کچھ تباہ ہو جائے گا۔ پھر کیا ہو گا کہ 660 میگاواٹ بجلی یہاں سے پیدا ہو گی جو نیشنل گرڈ میں جائے گی اور وہاں سے یہ ہمیں ملے گی لیکن اس کی سزا پورے پنجاب کی عوام کو بھگتنا پڑے گی۔ میں یہ سمجھتا ہوں کہ جب آپ نے 16 فیصد goods پر ٹیکس لگا دیا اس کے بعد اس ٹیکس کا یعنی value goods پر 0.90 فیصد کا کوئی جواز باقی نہیں رہتا کیونکہ اس سے ہر چیز مہنگی ہو گی۔ اس سے مزدور، کسان، عوام اور غریب لوگ پس جائیں گے۔ بزنس کلاس، ٹریڈر کلاس اور بڑے ٹرانسپورٹر کے وارے نیارے ہو جائیں گے۔ اس ٹیکس نے پھر کرپشن کا دروازہ کھولنا ہے اس لئے میں سمجھتا ہوں کہ یہ ٹیکس کسی طور پر بھی عوام کی فلاح کے لئے نہیں ہے بلکہ یہ عوام کے لئے زہر قاتل ہے۔

(معزز ممبران حزب اختلاف کی جانب سے
"گو نواز گو اور گو شہباز گو" کی نعرے بازی)
(معزز ممبران حزب اقتدار کی جانب سے
"گو عمران گو" کی نعرے بازی)

MR SPEAKER: The motion moved and the question is:

> "That the Punjab Infrastructure Development Cess Bill 2015, as introduced, be taken into consideration at once."

(The motion was carried.)

(معزز ممبران حزب اختلاف کی جانب سے
"گو نواز گو اور گو شہباز گو" کی نعرے بازی)

CLAUSE 3

MR SPEAKER: Second reading starts. We take up the Bill Clause by Clause. Now, Clause 3 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 3 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 4

MR SPEAKER: Now, Clause 4 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 4 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 5

MR SPEAKER: Now, Clause 5 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 5 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

(معزز ممبران حزب اختلاف کی جانب سے
"گو نواز گو اور گو شہباز گو" کی نعرے بازی)
(معزز ممبران حزب اقتدار کی جانب سے
"گو عمران گو" کی نعرے بازی)

CLAUSE 6

MR SPEAKER: Now, Clause 6 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 6 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 7

MR SPEAKER: Now, Clause 7 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 7 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 8

MR SPEAKER: Now, Clause 8 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 8 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 9

MR SPEAKER: Now, Clause 9 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 9 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 10

MR SPEAKER: Now, Clause 10 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 10 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 11

MR SPEAKER: Now, Clause 11 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 11 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 12

MR SPEAKER: Now, Clause 12 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 12 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 13

MR SPEAKER: Now, Clause 13 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 13 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

(معزز ممبران حزب اختلاف کی جانب سے
"گو نواز گو اور گو شہباز گو" کی نعرے بازی)

CLAUSE 14

MR SPEAKER: Now, Clause 14 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 14 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 2

MR SPEAKER: Now, Clause 2 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 2 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 1

MR SPEAKER: Now, Clause 1 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 1 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

PREAMBLE

MR SPEAKER: Now, the Preamble of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That the Preamble of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

LONG TITLE

MR SPEAKER: Now, the Long Title of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That the Long Title of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

MR SPEAKER: Third reading starts. Minister for Finance!

MINISTER FOR FINANCE (Dr Ayesha Ghaus Pasha): Mr Speaker! I move:

"That the Punjab Infrastructure Development Cess Bill 2015, be passed."

MR SPEAKER: The motion moved is:

"That the Punjab Infrastructure Development Cess Bill 2015, be passed."

The motion moved and the question is:

"That the Punjab Infrastructure Development Cess Bill 2015, be passed."

(The motion was carried.)

(The Bill is passed.)

MR SPEAKER: Minister for Finance!

منظور شدہ اخراجات برائے سال2015-16کا گوشوارہ ایوان کی میز پر رکھا جانا

MINISTER FOR FINANCE (Dr. Ayesha Ghaus Pasha): Mr Speaker! I lay the Schedule of Authorized Expenditure for the year 2015-2016.

MR SPEAKER: The Schedule of Authorized Expenditure for the year 2015-16 has been laid.

The Provincial Motor Vehicles (Amendment) Bill 2015 (Bill No.23 of 2015)….

قائد حزب اختلاف (میاں محمود الرشید): جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جب سوال put کر دیا جائے تو اصولی طور پر پوائنٹ آف آرڈر ہوتا تو نہیں ہے لیکن آپ کی مرضی ہے۔ جی، فرمائیں!

قائد حزب اختلاف (میاں محمود الرشید): جناب سپیکر! آپ کے سوال put کرنے سے پہلے میں کھڑا ہو گیا تھا۔ گزارش یہ ہے کہ اتنی عجلت میں یہ چار پانچ Bills پر legislation ہونے جا رہی ہے یہ عمومی طور پر بجٹ سیشن میں ایسا نہیں ہوتا۔ ہماری جو بزنس ایڈوائزری کمیٹی کی میٹنگ ہوئی ہے۔ اس میں بھی ان Bills کا کسی جگہ پر ذکر نہیں ہے۔۔۔ (شور وغل)

جناب سپیکر: .Order please order ان کی بات سنیں۔ آپ کیا کر رہے ہیں۔

قائد حزب اختلاف (میاں محمود الرشید): جناب سپیکر! آج یہاں Bills lay کرنے ہیں اور پھر ان کو پاس کروانا ہے۔ میں یہ سمجھتا ہوں کہ حکومتی بنچوں کو اپنی اس روش کو بدلنا چاہئے۔ مانا کہ ان کے پاس اکثریت ہے لیکن جب legislations ہوتی ہے تو ہمارے پاس اس قانون سازی کے لئے ایک سال میں 365 دن ہیں اور ہم کھینچ کر 100 دن پورا کرتے ہیں۔ میری آپ سے درخواست ہے کہ آج حکومتی بنچوں نے جو چار پانچ مسودات کے حوالے سے شب خون مارا ہے، یہاں پر مسودات رکھ دیئے ہیں اور یہ جلدی سے ان کو پاس کروانے کے چکر میں ہیں۔ میری آپ سے استدعا ہے کہ ان Bills کی approval کے لئے بزنس ایڈوائزری کمیٹی میں کوئی بات نہ ہوئی تھی۔۔۔

جناب سپیکر: آپ شیڈول تو پڑھیں یہ شیڈول کے اندر موجود تھے۔

قائد حزب اختلاف (میاں محمود الرشید): جناب سپیکر! نہیں۔ میں یہ سمجھتا ہوں کہ یہ اپنی عددی اکثریت کے بل بوتے پر ہمیں bulldoze کریں گے اور آپ اتنی جلدی میں یہ پانچ چھ Bills پاس کروائیں گے۔ یہ بجٹ سیشن ہے اب اس میں ضمنی بجٹ بھی آئے گا اس پر cut motion آئیں گی اس پر بات ہو گی اور وہ پاس ہو گا۔ میری آپ سے استدعا ہے کہ آپ اس بزنس کو drop کریں اور آپ یہ legislation رمضان المبارک کے بعد رکھیں تاکہ تمام منتخب نمائندے اس legislation میں حصہ لے سکیں، وہ contribute کر سکیں اور وہ اپنا point of view دیں سکیں۔ یہ کوئی طریقہ نہیں ہے کہ آپ چھ سات مسودات قانون آج یہاں پر رکھ دیں، آپ کی اور حکومتی بنچوں کی خواہش ہو کہ ایک گھنٹے کے اندر اندر یہ سارے Bills پاس ہو جائیں ہم اس کو بالکل oppose کرتے ہیں۔ میں نہیں سمجھتا کہ اس موقع پر یہ کوئی مناسب طریقہ ہے اگر حکومتی بنچوں والے بضد ہیں کہ یہ Bills آج یہاں پر رکھیں

گے، چیف منسٹر صاحب کی طرف سے نیچے سٹاف کھڑا ہے اور کسی ایم پی اے کو باہر نکلنے نہیں دیا جارہا کہ یہ Bills آپ نے پاس کر کے جانا ہے۔ وہ وہاں پر کاغذ قلم پکڑے ہوئے ہیں، حاضری لگ رہی ہے اور کوئی ایم پی اے دائیں بائیں نہیں جاسکتا۔ باہر پہرے دار کھڑے ہیں اور پہرے داروں کی موجودگی معزز ممبران کی توہین ہے۔ یہ اپنی مرضی سے یہاں پر نہیں بیٹھے بلکہ یہ مجبوراً یہاں پر بیٹھے ہیں۔ انہوں نے یہ طے کیا ہے کہ آج یہ Bills پاس کرنے ہیں۔۔۔(قطع کلامیاں)

جنابِ سپیکر: نہیں۔ ایسے نہ کریں۔ آپ میری بات سنیں۔ دیکھیں کہ یہ رپورٹس 11 تاریخ کو lay ہوئی ہیں۔ یہ حکومت نے لے کر آنا ہوتا ہے تو پھر یہ لے کر آئے ہیں۔

قائد حزب اختلاف (میاں محمود الرشید): جناب سپیکر! اگر حکومتی بنچوں کے کہنے پر Bills پاس کرنے ہیں تو ہمیں Bulldoze کریں گے۔۔۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): جناب سپیکر!۔۔۔

جنابِ سپیکر: جی، فرمائیں!

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): جناب سپیکر! میں قائد حزب اختلاف کی خدمت میں یہ عرض کرنا چاہوں گا کہ بجٹ سیشن کے دوران جیسے آج کا دن ہے اور جس دن فنانس بل نے lay ہونا ہوتا ہے اور پاس ہونا ہوتا ہے۔ اس میں سرکاری بزنس لیا جا سکتا ہے، یہ rules میں provided ہے اور یہ کوئی نئی بات نہیں ہے۔

جناب سپیکر! دوسری بات یہ ہے کہ bulldoze تو اس وقت کہا جاتا ہے جب آپ کسی بھی بل کو rules suspend کر کے لائیں تو اسے یہ کہا جاتا ہے کہ بڑی جلدی اور عجلت میں bulldoze کر کے یہ بل لایا جارہا ہے۔ ان Bills کی رپورٹس 11۔ جون کو lay ہوئیں یعنی آج سے 13 دن قبل یہ reports lay ہو چکی ہیں۔ اب اگر قائد حزب اختلاف یا ان کے معزز ممبران اپنے بزنس کو صحیح طور پر نہیں دیکھ سکے۔۔۔

(اذانِ ظہر)

جنابِ سپیکر: جی، وزیر قانون!

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): جناب سپیکر! میں یہ عرض کر رہا تھا کہ 13 دن بعد یہ بل ایجنڈے پر لایا گیا ہے۔ اگر محترم قائد حزب اختلاف یا ان کے معزز ممبران اس میں ترامیم نہیں لا

سکے اور اس پر objections نہیں لا سکے تو آپ consideration کی motion کو oppose کر لیں۔ آپ نے جس طرح سے فنانس بل پر without amendment بات کی ہے تو آپ اس پر بات کر سکتے ہیں۔ میں اپوزیشن کی خدمت میں یہ عرض کروں گا کہ آپ ان Bills میں کیا oppose کریں گے ؟وہ ٹرانسپورٹر یا وہ لوگ جو بسوں میں overload کرتے ہیں ان کو روکنے اور فائن کرنے کے لئے یہ Motor Vehicle Bill ہے۔

جناب سپیکر!دوسرا بل غازی یونیورسٹی کا ہے تو آپ کیا oppose کریں گے ؟لیکن آپ oppose کرنا بھی چاہتے ہیں تو آپ consideration کی motion کو oppose کریں اور آپ اس پر بات کر لیں۔

قائد حزب اختلاف(میاں محمود الرشید):جناب سپیکر!میں یہ سمجھتا ہوں کہ رانا صاحب کی رمزیں تو بڑے رانا صاحب ہی جانیں۔دیکھیں!بات یہ ہے کہ جب بزنس ایڈوائزری کمیٹی کی میٹنگ ہوئی تو اس میں ڈاکٹر سید وسیم اختر،قاضی احمد سعید اور تمام پارٹیوں کے پارلیمانی لیڈرز وہاں پر موجود تھے۔وہاں جو بھی discussion ہوئی اس میں کہیں پر ان Bills کے پاس ہونے کا ذکر نہیں آیا۔۔۔

جناب سپیکر:دیکھیں!میری بات سنیں۔

قائد حزب اختلاف(میاں محمود الرشید):جناب سپیکر!وہاں یہ clear بات ہوئی۔۔۔

جناب سپیکر:میری گزارش سن لیں کہ آپ کے پاس یہ شیڈول آ چکا تھا،آپ کے پاس یہ شیڈول موجود ہے اور آپ کو شیڈول کی کاپی بھجوائی گئی ہے۔اگر وہ نہ بھجوائی گئی ہوتی تو اور بات تھی۔ہم اسی کے مطابق چلے ہیں،

(a) Consideration and Passage of Finance Bill;

(b) Laying of the Schedule of Authorized Expenditure;

(c) Other Govt. Business, if any.

قائد حزب اختلاف(میاں محمود الرشید):جناب سپیکر!اس if any میں،جب ہم وہاں ڈیڑھ گھنٹہ بیٹھے رہے اور ہم نے بجٹ سیشن کی تمام جزیات پر بات کی اور day by day بات کی کہ اتنے دن میں یہ ہو سکتا ہے ،اتنے دن میں وہ ہوگا،Private Members Day ہونا چاہئے یا اس کو Monday or Tuesday تک لے جائیں،یہ اجلاس 26۔جون سے آگے چلا جائے گا اور 30 تاریخ آ جائے گی۔یہ بات وہاں ہو سکتی تھی کہ ہم نے یہ چار Bills بھی پاس کروانے ہیں اور ہم سرکاری بزنس

میں یہ Bills لے کر آرہے ہیں۔ مطلب، ان کا وہاں پر تو ذکر نہیں کیا۔ اب یہاں پر اچانک آدھے گھنٹے کے اندر یہ پاس کروانا چاہتے ہیں تو آپ کی مرضی ہے۔ میں تو سمجھتا ہوں کہ یہ جمہوری رویہ نہیں ہے۔ میری آپ سے درخواست ہے کہ آپ آج ان کو take up نہ کریں لیکن اگر آپ پھر بھی باضد ہیں تو ہم تمام پارلیمانی لیڈروں سمیت بائیکاٹ کر رہے ہیں اور یہ point out کر رہے ہیں کہ عددی اکثریت کے بل بوتے پر آپ ہمیں bulldoze کر رہے ہیں۔

(اس مرحلہ پر معزز ممبران حزب اختلاف ایوان سے واک آؤٹ کر گئے)

جناب سپیکر: ہم bulldoze نہیں کر رہے۔ یہ bulldoze کرنے والی بات غلط ہے۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور (راناثناء اللہ خان): جناب سپیکر! دراصل محترم قائد حزب اختلاف چاہتے یہ تھے کہ وہ کسی نہ کسی بہانے بائیکاٹ کریں کیونکہ ان Bills پر ان کے پاس بات کرنے کے لئے کچھ تھا ہی نہیں۔ یہ بات آج تک کبھی ہوئی نہیں ہے کہ گورنمنٹ اپنا بزنس اپوزیشن سے اجازت لے کر پیش کرے۔ جو دن گورنمنٹ بزنس کے لئے مختص ہے اس میں گورنمنٹ اپنا بزنس لا سکتی ہے اور ان بلوں کے بارے میں ان کو یہ معلوم ہونا چاہئے تھا کہ 11 تاریخ کو جس دن یہ اجلاس شروع ہوا، ان بلوں کی رپورٹیں ہم نے اس دن کیوں پیش کیں؟ اس دن رپورٹیں پیش کرنے کا مقصد یہی تھا کہ بجٹ اجلاس میں جس دن یہ allow ہوگا کہ رولز کے مطابق ہم گورنمنٹ بزنس لا سکتے ہیں تو ہم ان بلوں کو for consideration لے کر آئیں گے اس لئے میں یہ کہوں گا کہ یہ اپوزیشن کے دوستوں نے فضول ضد کی ہے اور آپ سے میری گزارش ہے کہ آپ دو یا تین معزز ممبران کو بھیجیں کہ وہ ان کو سمجھائیں اور واپس لے کر آئیں۔

جناب سپیکر: چودھری شیر علی صاحب!، ملک ندیم کامران صاحب! آپ جائیں اور اپوزیشن کے معزز ممبران کو منا کر واپس لے آئیں۔

مسودہ قانون (ترمیم) صوبائی موٹر گاڑیاں 2015

MR SPEAKER: Now, we take up the Provincial Motor Vehicles (Amendment) Bill 2015 (Bill No.23 of 2015). First reading starts. Minister for Law may move the motion for consideration of the Bill.

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS (Rana Sana Ullah Khan): Mr Speaker! I move:

"That the Provincial Motor Vehicles (Amendment) Bill 2015, as recommended by the Standing Committee on Transport, be taken into consideration at once."

MR SPEAKER: The motion moved is:

"That the Provincial Motor Vehicles (Amendment) Bill 2015, as recommended by the Standing Committee on Transport, be taken into consideration at once."

None has opposed. Since there is no amendment in it, the motion moved and the question is:

"That the Provincial Motor Vehicles (Amendment) Bill 2015, as recommended by the Standing Committee on Transport, be taken into consideration at once."

(The motion was carried.)

CLAUSE 2

MR SPEAKER: Second reading starts. We take up the Bill Clause by Clause. Now, Clause 2 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 2 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 3

MR SPEAKER: Now, Clause 3 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 3 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 1

MR SPEAKER: Now, Clause 1 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 1 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

PREAMBLE

MR SPEAKER: Now, the Preamble of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That the Preamble of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

LONG TITLE

MR SPEAKER: Now, the Long Title of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That the Long Title of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

MR SPEAKER: Third reading starts. Minister for Law!

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS (Rana Sana Ullah Khan): Mr Speaker! I move:

"That the Provincial Motor Vehicles (Amendment) Bill 2015, be passed."

MR SPEAKER: The motion moved is:

"That the Provincial Motor Vehicles (Amendment) Bill 2015, be passed."

The motion moved and the question is:

"That the Provincial Motor Vehicles (Amendment) Bill 2015, be passed."

(The motion was carried.)

(The Bill is passed.)

مسودہ قانون(ترمیم)اسٹامپ 2015

MR SPEAKER: Now, we take up the Stamp (Amendment) Bill 2015 (Bill No.27 of 2015). First reading starts. Minister for Law may move the motion for consideration of the Bill.

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS (Rana Sana Ullah Khan): Mr Speaker! I move:

> "That the Stamp (Amendment) Bill 2015, as recommended by the Standing Committee on Revenue, Relief and Consolidation, be taken into consideration at once."

MR SPEAKER: The motion moved is:

> "That the Stamp (Amendment) Bill 2015, as recommended by the Standing Committee on Revenue, Relief and Consolidation, be taken into consideration at once."

None has opposed. Since there is no amendment in it, the motion moved and the question is:

> "That the Stamp (Amendment) Bill 2015, as recommended by the Standing Committee on Revenue, Relief and Consolidation, be taken into consideration at once."

(The motion was carried.)

CLAUSE 2

MR SPEAKER: Second reading starts. We take up the Bill Clause by Clause. Now, Clause 2 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 2 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 3

MR SPEAKER: Now, Clause 3 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 3 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 4

MR SPEAKER: Now, Clause 4 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 4 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 1

MR SPEAKER: Now, Clause 1 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 1 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

PREAMBLE

MR SPEAKER: Now, the Preamble of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That the Preamble of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

LONG TITLE

MR SPEAKER: Now, the Long Title of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That the Long Title of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

MR SPEAKER: Third reading starts. Minister for Law!

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS (Rana Sana Ullah Khan): Mr Speaker! I move:

"That the Stamp (Amendment) Bill 2015, be passed."

MR SPEAKER: The motion moved is:

"That the Stamp (Amendment) Bill 2015, be passed."

The motion moved and the question is:

"That the Stamp (Amendment) Bill 2015, be passed."

(The motion was carried.)

(The Bill is passed.)

مسودہ قانون ماس ٹرانزٹ اتھارٹی پنجاب 2015

MR SPEAKER: Now, we take up the Punjab Mass transit Authority Bill 2015 (Bill No.22 of 2015). First reading starts. Minister for Law may move the motion for consideration of the Bill.

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS (Rana Sana Ullah Khan): Mr Speaker! I move:

"That the Punjab Mass transit Authority Bill 2015, as recommended by the Standing Committee on Transport, be taken into consideration at once."

MR SPEAKER: The motion moved is:

"That the Punjab Mass transit Authority Bill 2015, as recommended by the Standing Committee on Transport, be taken into consideration at once."

None has opposed. Since there is no amendment in it, the motion moved and the question is:

"That the Punjab Mass transit Authority Bill 2015, as recommended by the Standing Committee on Transport, be taken into consideration at once."

(The motion was carried.)

CLAUSE 3

MR SPEAKER: Second reading starts. Now, we take up the Bill Clause by Clause. Now, Clause 3 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 3 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 4

MR SPEAKER: Now, Clause 4 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 4 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 5

MR SPEAKER: Now, Clause 5 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 5 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 6

MR SPEAKER: Now, Clause 6 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 6 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 7

MR SPEAKER: Now, Clause 7 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 7 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 8

MR SPEAKER: Now, Clause 8 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 8 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 9

MR SPEAKER: Now, Clause 9 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 9 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 10

MR SPEAKER: Now, Clause 10 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 10 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 11

MR SPEAKER: Now, Clause 11 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 11 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 12

MR SPEAKER: Now, Clause 12 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 12 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 13

MR SPEAKER: Now, Clause 13 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 13 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 14

MR SPEAKER: Now, Clause 14 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 14 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

(اس مرحلہ پر جناب ڈپٹی سپیکر کرسی صدارت پر متمکن ہوئے)

CLAUSE 15

MR DEPUTY SPEAKER: Now, Clause 15 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 15 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 16

MR DEPUTY SPEAKER: Now, Clause 16 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 16 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 17

MR DEPUTY SPEAKER: Now, Clause 17 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 17 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 18

MR DEPUTY SPEAKER: Now, Clause 18 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 18 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 19

MR DEPUTY SPEAKER: Now, Clause 19 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 19 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 20

MR DEPUTY SPEAKER: Now, Clause 20 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 20 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 21

MR DEPUTY SPEAKER: Now, Clause 21 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 21 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 22

MR DEPUTY SPEAKER: Now, Clause 22 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 22 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 23

MR DEPUTY SPEAKER: Now, Clause 23 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 23 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 24

MR DEPUTY SPEAKER: Now, Clause 24 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 24 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 25

MR DEPUTY SPEAKER: Now, Clause 25 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 25 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 26

MR DEPUTY SPEAKER: Now, Clause 26 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 26 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 27

MR DEPUTY SPEAKER: Now, Clause 27 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 27 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 28

MR DEPUTY SPEAKER: Now, Clause 28 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 28 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 29

MR DEPUTY SPEAKER: Now, Clause 29 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 29 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 2

MR DEPUTY SPEAKER: Now, Clause 2 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 2 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 1

MR DEPUTY SPEAKER: Now, Clause 1 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 1 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

PREAMBLE

MR DEPUTY SPEAKER: Now, the Preamble of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That the Preamble of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

LONG TITLE

MR DEPUTY SPEAKER: Now, the Long Title of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That the Long Title of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

MR DEPUTY SPEAKER: Third reading starts. Minister for Law!

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS (Rana Sana Ullah Khan): Mr Speaker! I move:

"That the Punjab Mass transit Authority Bill 2015, be passed."

MR DEPUTY SPEAKER: The motion moved is:

"That the Punjab Mass transit Authority Bill 2015, be passed."

The motion moved and the question is:

"That the Punjab Mass transit Authority Bill 2015, be passed."

(The motion was carried.)

(The Bill is passed.)

مسودہ قانون (ترمیم) غازی یونیورسٹی، ڈیرہ غازی خان 2015

MR DEPUTY SPEAKER: Now, we take up the Ghazi University, Dera Ghazi Khan (Amendment) Bill 2015. First reading starts. Minister for Law may move the motion for consideration of the Bill.

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS (Rana Sana Ullah Khan): Mr Speaker! I move:

"That the Ghazi University, Dera Ghazi Khan (Amendment) Bill 2015, as recommended by Standing Committee on Education, be taken into consideration at once."

MR DEPUTY SPEAKER: The motion moved is:

"That the Ghazi University, Dera Ghazi Khan (Amendment) Bill 2015, as recommended by Standing Committee on Education, be taken into consideration at once."

Since there is no amendment in it. The motion moved and the question is:

"That the Ghazi University, Dera Ghazi Khan (Amendment) Bill 2015, as recommended by Standing Committee on Education, be taken into consideration at once."

(The motion was carried.)

CLAUSE 2

MR DEPUTY SPEAKER: Second reading starts. Now, we take up the Bill Clause by Clause. Now, Clause 2 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 2 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 3

MR DEPUTY SPEAKER: Now, Clause 3 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 3 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 4

MR DEPUTY SPEAKER: Now, Clause 4 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 4 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 5

MR DEPUTY SPEAKER: Now, Clause 5 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 5 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 1

MR DEPUTY SPEAKER: Now, Clause 1 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 1 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

PREAMBLE

MR DEPUTY SPEAKER: Now, the Preamble of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That the Preamble of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

LONG TITLE

MR DEPUTY SPEAKER: Now, the Long Title of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That the Long Title of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

MR DEPUTY SPEAKER: Third reading starts. Minister for Law!

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS (Rana Sana Ullah Khan): Mr Speaker! I move:

"That the Ghazi University, Dera Ghazi Khan (Amendment) Bill 2015, be passed."

MR DEPUTY SPEAKER: The motion moved is:

"That the Ghazi University, Dera Ghazi Khan (Amendment) Bill 2015, be passed."

The motion moved and the question is:

"That the Ghazi University, Dera Ghazi Khan (Amendment) Bill 2015, be passed."

(The motion was carried.)

(The Bill is passed.)

جناب ڈپٹی سپیکر: قواعد کی معطلی کی تحریک ہے۔وزیر قانون، راناثناء اللہ خان لوڈشیڈنگ کے حوالے سے قرار داد پیش کرنے کے لئے قواعد کی معطلی کی تحریک پیش کرنا چاہتے ہیں۔وہ اپنی تحریک پیش کریں۔

قواعد کی معطلی کی تحریک

وزیر قانون و پارلیمانی امور (راناثناء اللہ خان): جناب سپیکر! معزز ممبران حزب اختلاف کی اپنے بزنس میں دلچسپی کا یہ عالم ہے کہ انہوں نے یہ قرارداد پہلے پیش کی تھی۔ میں اس میں ترمیم پیش کرنی

چاہتا تھا لیکن انھیں میڈیا کے پاس جانے کی جلدی تھی اور وہ اسی جلدی میں اپنی قرارداد کو بھی بھول گئے ہیں۔

میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ:

"قواعد انضباط کار صوبائی اسمبلی پنجاب بابت 1997 کے قاعدہ 234 کے تحت قاعدہ 115 اور دیگر متعلقہ قواعد کو معطل کر کے غیر اعلانیہ لوڈشیڈنگ کے حوالے سے ایک قرارداد پیش کرنے کی اجازت دی جائے۔"

جناب ڈپٹی سپیکر: یہ تحریک پیش کی گئی ہے کہ:

"قواعد انضباط کار صوبائی اسمبلی پنجاب بابت 1997 کے قاعدہ 234 کے تحت قاعدہ 115 اور دیگر متعلقہ قواعد کو معطل کر کے غیر اعلانیہ لوڈشیڈنگ کے حوالے سے ایک قرارداد پیش کرنے کی اجازت دی جائے۔"

یہ تحریک پیش کی گئی ہے اور اب سوال یہ ہے کہ:

"قواعد انضباط کار صوبائی اسمبلی پنجاب بابت 1997 کے قاعدہ 234 کے تحت قاعدہ 115 اور دیگر متعلقہ قواعد کو معطل کر کے غیر اعلانیہ لوڈشیڈنگ کے حوالے سے ایک قرارداد پیش کرنے کی اجازت دی جائے۔"

(تحریک منظور ہوئی)

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، اپنی قرارداد پیش کریں۔

قرارداد

کراچی اور اندرون سندھ میں شدید گرمی کی وجہ سے سینکڑوں افراد کی ہلاکت پر افسوس کا اظہار

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان) میں یہ قرارداد پیش کرتا ہوں کہ:

"یہ ایوان کراچی اور اندرون سندھ شدید گرمی کی وجہ سے سینکڑوں افراد کی ہلاکت پر انتہائی دُکھ اور افسوس کا اظہار کرتا ہے اور ہلاک ہونے والوں کے لواحقین سے اظہار ہمدردی کرتا ہے نیز یہ ایوان بجلی کی مجموعی پیداوار میں اضافہ جو گزشتہ سالوں میں بارہ سے تیرہ ہزار میگا واٹ کے درمیان تھی اب ساڑھے

پندرہ ہزار سے ساڑھے سولہ ہزار تک ہو گئی ہے کو قدر کی نگاہ سے دیکھتا ہے۔وفاقی حکومت اور وزیر اعظم پاکستان میاں محمد نواز شریف کی دوست ملک چین کے تعاون سے آئندہ سالوں دسمبر 2017 تک بجلی کی پیداوار کو ملکی ضرورت کے level پر لانے اور لوڈشیڈنگ کے مکمل خاتمے کی کوششوں کو سراہتا ہے۔مزید برآں یہ ایوان وفاقی حکومت سے مطالبہ کرتا ہے کہ ماہ رمضان میں سحری وافطاری کے اوقات میں بجلی کی بلا تعطل فراہمی کو یقینی بنایا جائے۔"

جناب ڈپٹی سپیکر: یہ قرارداد پیش کی گئی ہے کہ:

"یہ ایوان کراچی اور اندرون سندھ شدید گرمی کی وجہ سے سینکڑوں افراد کی ہلاکت پر انتہائی دُکھ اور افسوس کا اظہار کرتا ہے اور ہلاک ہونے والوں کے لواحقین سے اظہار ہمدردی کرتا ہے۔ نیز یہ ایوان بجلی کی مجموعی پیداوار میں اضافہ جو گزشتہ سالوں میں بارہ سے تیرہ ہزار میگا واٹ کے درمیان تھی اب ساڑھے پندرہ ہزار سے ساڑھے سولہ ہزار تک ہو گئی ہے کو قدر کی نگاہ سے دیکھتا ہے۔وفاقی حکومت اور وزیر اعظم پاکستان میاں محمد نواز شریف کی دوست ملک چین کے تعاون سے آئندہ سالوں دسمبر 2017 تک بجلی کی پیداوار کو ملکی ضرورت کے level پر لانے اور لوڈشیڈنگ کے مکمل خاتمے کی کوششوں کو سراہتا ہے۔مزید برآں یہ ایوان وفاقی حکومت سے مطالبہ کرتا ہے کہ ماہ رمضان میں سحری وافطاری کے اوقات میں بجلی کی بلا تعطل فراہمی کو یقینی بنایا جائے۔"

اس قرارداد کی مخالفت نہیں کی گئی اس لئے یہ قرارداد پیش کی گئی ہے اور اب سوال یہ ہے کہ:

"یہ ایوان کراچی اور اندرون سندھ شدید گرمی کی وجہ سے سینکڑوں افراد کی ہلاکت پر انتہائی دُکھ اور افسوس کا اظہار کرتا ہے اور ہلاک ہونے والوں کے لواحقین سے اظہار ہمدردی کرتا ہے نیز یہ ایوان بجلی کی مجموعی پیداوار میں اضافہ جو گزشتہ سالوں میں بارہ سے تیرہ ہزار میگا واٹ کے درمیان تھی اب ساڑھے پندرہ ہزار سے ساڑھے سولہ ہزار تک ہو گئی ہے کو قدر کی نگاہ سے دیکھتا ہے۔وفاقی حکومت اور وزیر اعظم پاکستان میاں محمد نواز شریف کی دوست ملک چین کے تعاون سے آئندہ سالوں دسمبر 2017 تک بجلی کی پیداوار کو ملکی ضرورت

کےlevelپر لانے اور لوڈشیڈنگ کے مکمل خاتمے کی کوششوں کو سراہتا
ہے۔مزید برآں یہ ایوان وفاقی حکومت سے مطالبہ کرتا ہے کہ ماہ رمضان میں
سحری وافطاری کے اوقات میں بجلی کی بلاتعطل فراہمی کو یقینی بنایا جائے۔"

(قرارداد منظور ہوئی)

جناب ڈپٹی سپیکر: واضح رہے کہ کل ضمنی بجٹ پر بحث ہوگی جو معزز ممبران اس بحث میں حصہ لینا چاہتے ہیں وہ اپنے نام سیکرٹری اسمبلی کو بھجوادیں۔آخر میں وزیر خزانہwind upتقریر فرمائیں گی۔

آج کے اجلاس کا ایجنڈا مکمل ہوگیا ہے لہٰذا اب اجلاس کل بروز جمعرات مورخہ 25۔جون 2015بوقت صبح10:00بجے تک کے لئے ملتوی کیا جاتا ہے۔